NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

_____

Friday, the 15th May, 2020

_____

TABLE OF CONTENTS

1. RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN 2
2. RECITATION OF NAAT 3
3. NATIONAL ANTHEM 3
4. LEAVE OF ABSENCE 4
5. FATEHA PRAYERS AND PRAY FOR THE RECOVERY OF CORONA AFFECTED PEOPLE, INCLUDING EMPLOYEES OF NATIONAL ASSEMBLY 5
6. POINTS OF ORDER 6
7. MOTION FOR SUSPENSION OF RULE 250 8
8. FURTHER DISCUSSION ON A MOTION REG: SITUATION ARISING OUT OF CURRENT PANDEMIC COVID-19 8
9. POINTS OF ORDER 71
10. FURTHER DISCUSSION ON A MOTION REG: SITUATION ARISING OUT OF CURRENT PANDEMIC COVID 19 73

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

Friday, the 15th May, 2020

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House), Islamabad at 10:15 of the clock in the morning with Mr. Chairman (Mr. Amjid Ali Khan) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

[ترجمہ: نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخرت اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی

کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانیں اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال،رشتہ داروں اور یتیموں پر،مسکینوں اور مسافروں پر مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے۔نماز قائم کرے اور زکٰوۃ دے۔اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں،او ر تنگی و مصیبت کےوقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں۔یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔] وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔

RECITATION OF NAAT

حبیب رب العلیٰ محمد شفیع روز جزا محمد
نگاہ کا مدعا محمد خیال کا آسرا محمد

درود بھیجا ہے خد خدا نے
رموز کو ان کے کون جانے

کہیں وہ محبوب کبریا تھے
کہیں لقب ان کا تھا محمد

اسی تمنا میں جی رہا ہوں
کہ جا کے روزے کی جالیوں پر

سنا ؤں حال دلی میں ان کو
سنے میرا ماجرا محمد

NATIONAL ANTHEM

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairperson: Sardar Muhammad Bux Khan Mahar, has requested for the grant of leave for the whole current session. Is leave granted?

(The leave was granted).

Mr. Chairperson: Mr. Shahid Ahmed has requested for the grant of leave for 15th May, 2020. Is leave granted?

(The leave was granted).

Mr. Chairperson: Mr. Zahid Akram Durrani has requested for the grant of leave for 13th May, 2020. Is leave granted?

(The leave was granted).

Mr. Chairperson: Ms. Rubina Irfan has requested for the grant of leave for the whole current session. Is leave granted?

(The leave was granted).

Mr. Chairperson: Mr. Waheed Alam Khan has requested for the grant of leave for the whole current session. Is leave granted?

(The leave was granted).

Mr. Chairperson: Mr. Muhammad Akhtar Mengal has requested for the grant of leave for the whole current session. Is leave granted?

(The leave was granted).

Mr. Chairperson: Mr. Muhammad Hashim Notezai has requested for the grant of leave for the whole current session. Is leave granted?

(The leave was granted).

Mr. Chairperson: Ms. Seema Mohiuddin Jameeli has requested for the grant of leave for 15th May, 2020. Is leave granted?

(The leave was granted).

FATEHA PRAYERS AND PRAY FOR THE RECOVERY OF CORONA AFFECTED PEOPLE, INCLUDING EMPLOYEES OF NATIONAL ASSEMBLY

جناب چیئر پرسن : سیما محی الدین جمیلی صاحبہ کے بھائی کا انتقال ہو اہے۔ شازیہ مری صاحبہ۔

شازیہ مری : چیئر مین صاحب! کورونا وائرس کی وباء کا ہمیں سامنا ہے،اس کے نتیجے میں پاکستان میں کئی جانیں جا چکی ہیں او رکئی لوگ اس میں مبتلا ہیں بالخصوص نیشنل اسمبلی کےاراکین بھی اس infection کو face کر رہے ہیں اور ہمارے ہاں ادھر تین دفتری بھی

ہیں جنہیں کورونا وائرس ہوا ہے اور نیشنل اسمبلی میں دیگر ملازمین ہیں جنہیں کورونا وائرس ہوا ہے۔ اس کے لیے میں آپ سے گزارش کروں گی کہ جو لوگ اس وقت infected ہیں ان کی صحت یابی کے لیے دعا کرائیں ہے اور جو ہم سے بچھڑ گئےہیں ان کے لیے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب چیئر پرسن: چترالی صاحب۔

(دعائے مغفرت اوردعائے صحت کی گئی)

جناب چیئر پرسن: سید محمود شاہ صاحب

POINTS OF ORDER

سید محمود شاہ : بسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب چیئر مین صاحب آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ آج سے تین چار روز قبل میڈیا میں یہ آیا کہ محمود شاہ کو کورونا ہوا ہے لیکن بعد میں جب میں نے خود تحقیق کی تو پتہ چلا کہ NIH والوں نے محبوب شاہ کی جگہ محمود شاہ لکھا ہے۔ یعنی یہ ہے کہ جو negative آیا تھا وہ ادارے والے اس کو مثبت بنا کے پیش کر رہے تھے یعنی بیمار بنا رہے تھےاور دوسری بات یہ ہے کہ جس کو کورونا ہوا تھا اس کو صحیح دکھا رہےہیں۔میں یہ کہنا چاہتاہوں کہ اس میں ادارے والوں کی غلطی ہے کہ اگر خدا نخواستہ اس طرح چلے کہ یہ چند سو لوگوں کی رپورٹس ہیں تو پورے ملک کی رپورٹس کا کیا حال ہوگا؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس کورونا کی صورت حال میں باتیں چل رہی ہیں کہ پورے ملک کی آن لائن کلاسز ہوں گی جبکہ ہمارے علاقے قلات اور سہراب میں تھری جی اور فور جی نیٹ

ورک نہیں ہے۔اس وباء کی وجہ سے وہاں بہت مشکلات پیش آرہی ہیں۔میں یہی چاہتاہوں کہ گورنمنٹ قلات اور سہراب کے لیے تھری جی اور فور جی نیٹ ورک جلد بحال کرے۔بہت شکریہ۔

جناب چیئر پرسن: بابر اعوان صاحب اس بارے میں آپ نوٹ کر لیں۔

مشیر برائے پارلیمانی امور (جناب ظہیر الدین بابر اعوان): میں نے نوٹ کیا ہے۔مولانا چترالی صاحب آئے تھے کہ کچھ ممبرز کے question بھی تھے لیکن ہم نے Covid-19 specific اجلاس بلایا ہے۔اس کی وجہ سے ان کو defer کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئر پرسن: defer کر دیا ہے۔

جناب ظہیر الدین بابر اعوان: ان کاMotion لےلیں اور ہم اس کو oppose نہیں کرتے وہ defer کر دیں اور اگلا جب اجلاس آئے گا اس میں ہم وہ take up کر لیں گے۔ شاہ صاحب آپ کا میں نے نوٹ کر لیا ہے جو آپ نے کہا تھا۔آپ بات کرنا چاہتےہیں تویہاں آجایئے گا۔

جناب چیئر پرسن: چترالی صاحب۔

مولانا عبدالاکبر چترالی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب چیئر مین صاحب! بات یہ ہے کہ ہمارے MNAs محنت کرتےہیں اور یہ سوالات پچھلے اجلاس کے لیے جمع کیے تھے۔

جناب چیئر پرسن: چترالی صاحب آپ تحریک پیش کریں۔

MOTION FOR SUSPENSION OF RULE 250

مولانا عبدالاکبر چترالی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

that rule 250 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 2007 be suspended in respect of Notices of Questions received for 21st Session so that there they may not lapse on prorogation of current session.

جناب چیئر پرسن: Motion House کے سامنے پیش کرتاہوں۔سوال یہ ہے کہ مذکورہ Motionمنظور کیاجائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب چیئر پرسن: عامر ڈوگر صاحب آپ اپنی تقریر کریں۔میری تمام اراکین سے یہ گزار ش ہوگی چونکہ ٹائم کم ہے،جمعہ کا دن ہے مہربانی کر کےاپنے وقت مقررہ کےاندر اپنی تقاریر مکمل کریں۔ عامر ڈوگر صاحب۔

FURTHER DISCUSSION ON A MOTION REG: SITUATION ARISING OUT OF CURRENT PANDEMIC COVID-19

ملک محمد عامر ڈوگر: بسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ بہت شکریہ جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو شروع کرتے ہوئے سب سے پہلے تو سلام پیش کرتا ہوں پاکستان کے ڈاکٹرز کو پیرامیڈیکل سٹاف کے ان ورکرز کو اور ان تمام لوگوں کو جنہوں نے کورونا جنگ کے خلاف فرنٹ لائن پر

اس جنگ میں حصہ لیا اور بالخصوص وفاقی حکومت کو صوبائی حکومت کو۔ یہاں بار بار ذکر ہوا ملتان کا تو میں چاہوں گا چونکہ میرا تعلق ملتان کا ہے تو سب سے پہلے میں ملتان کی بات کروں گا۔آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کا سب سے بڑا قرنطینہ سینٹر جناب چیئرمین اولیاء کے شہر ملتان میں قائم کیا گیا۔جب ایران سے زائرین کے قافلوں کا سلسہ شروع ہوا اور ہر طرف کورونا وائرس کا خوف تھا اور ایران سے پے درپے اموات کی مختلف خبریں آ رہی تھیں تو اس وقت بہت سارے لوگوں نے عدالت کا دروازہ بھی کھٹکایا اور کوئی شہر ان زائرین کو لینے کے لیے تیار نہیں تھا۔تو مجھے فخر ہے اپنے شہرملتان کے باسیوں پر کہ انہوں نے زائرین کو دل کھول کر خوش آمدید کہا اور 20 مارچ کو 34 بسوں کا ایک قافلہ جس میں 1300 لوگ ملتان پہنچے۔اس وقت کسی پاکستانی کو نہیں پتہ تھا کہ PPE کیا ہوتا ہے N95 کیا ہوتا ہے۔میں سلام پیش کرتا ہوں ملتان کی انتظامیا کو اور ملتان کے ڈپٹی کمشنر عامر خٹک کو کہ جنہوں نے زائرین کو گلے لگایا اور وہ زائرین جو تفتان سے چار دن کا سفر کر کے آ رہے تھے تھکے ہارے تھےاور غصے میں بھی۔جب انہوں نے ملتان انتظامیہ کا سلوک دیکھا تو ان کو تسلی ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے quarantine میں ان کو ٹھہرایا اور جو ان کے انتظامات کیے وہ قابل تعریف ہیں اور ایسی مثال نہیں ملتی۔

میں وہاں بالخصوص ملتان کی انتظامیہ اپنے solid waste کے ورکرز کو،سول ڈیفنس کے اہلکاروں کو،ہمارے ملتان کے میڈیکل کے تمام لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اوراس کےبعد دوسرے مرحلے میں جنوبی پنجاب کا سب سے بڑا تبلیغی اجتماع بھی ملتان میں ہے اوروہاں پھر تبلیغی اجتماع کے جو ہمارے افراد تھے ان کو quarantine کرنے کی بات آئی تو اس

وقت بھی ہماری ضلعی انتظامیہ نے lead کیا اورہمارے ڈپٹی کمشنر نے پشتو اوراردو میں ان کو قائل کیا اوراس کو سمجھایا کہ یہ کتنا ضروری ہے تو وہ بھی الحمدللہ پانچ سو سے زیادہ لوگ صحت یاب ہوکر واپس چلے گئے اوراس میں بھی میں اپنی انتظامیہ کوسلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس مرحلے میں بھی اپنا ایک بہت خوبصورت کردار ادا کیا۔

اب تیسرا مرحلہ ہے،اب تک ملتان میں چھ سے زائد فلائٹس آچکی ہیں اورہم اب تک 4ہزار لوگوں کی میزبانی کرچکے ہیں تو یہ کہنا غلط ہوگا کہ ملتان میں یا نشتر میں جو باربار کل تنقید ہوئی کہ کوئی انتظام نہیں ہوا۔جناب سپیکر میں تو یہ تجویز پیش کروں گا کہ جس طرح ملتان کی انتظامیہ نے اورملتان کے ڈپٹی کمشنر نے جن بہتر انتظامات اورمثالی انتظامات کا مظاہرہ کیا اورانٹرنیشنل میڈیا نے،پاکستان کے میڈیا نے اوربہت ساری ویڈیو ز اس کے اوپر بنی اورانہوں نے اس سارے کام کو appreciate کیا۔تو میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ کورونا وائرس کی اس وباء کے دوران جس جس فرد نے بہترین خدمات سرانجام دی ہیں انہیں سول ایوارڈ سے نواز ا جائے۔وہ چاہے کورونا وائرس کے مریضوں کے علاج و معالجہ کے دوران چل بسنے والے ڈاکٹر اسامہ ہوں یا وہ تمام شخصیات جنہو ں نے اس میں بہترین کردار ادا کیا ہے۔

بالخصوص میں تجویز پیش کروں گا کہ ہمارے ڈپٹی کمشنر عامر خٹک صاحب کوبھی سول ایوارڈ دیاجائے۔اس سے جہاں دوسرے لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوگی اورتقلید ہوگی،ان کی یہ حوصلہ افزائی ہوگی کہ جن لوگوں نے اس وباء میں کام کیا ہے،اس جنگ میں کام کیا ہے اورفرنٹ لائن پر آئے ہیں ان کو appreciate کیاگیا ہے۔

اسی طرح احساس پروگرام شروع ہوا،اس پر میں وزیراعظم کا خاص طورپر شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے پاکستان کی تاریخ کے سب سے بڑے ریلیف پیکج کا اعلان کیا۔اگر میں ملتان ضلع کے figures کی بات کروں تو اب تک جناب چیئرمین تقریباً 2ارب روپیہ کل تک ملتان ضلع میں تقسیم ہوچکا ہے۔12ہزار روپے ایک شخص کو مل جانا جس نے پہلے اتنی بڑی رقم نہیں دیکھی ان کیلئےتو یہ بہت بڑی لائف لائن تھی اوراس کےساتھ سب سے بڑا جو ایک اورفیصلہ کیا یوٹیلیٹی سٹورزپراتنے بڑے ریلیف پیکج کااعلان کیا جس سے عام آدمی کو اس کی روز مرہ کےاستعمال کی چیزیں سستی ملیں اوراس پر بھی میں اپنی حکومت کو خاص طورپر خراج تحسین پیش کروں گا۔

پھر ہمارے وزیراعظم نے ٹائیگر فورس کے قیام کا ایک وژن دے کر نوجوانوں کو متحرک کیا کہ ویلفیئر کے کاموں میں ٹائیگر فورس انتظامیہ کے ساتھ کام کرے گی اوربلا امتیاز،بلا تفریق کسی سیاسی بنیادوں پر اس ٹائیگر فورس کو نہیں بنایا گیا اوراب تیسرے مرحلے میں وزیراعظم صاحب نے کورونا وائرس کیلئے جو فنڈ اکٹھا کیا اب ان مستحقین کی بھی مخیر حضرات کے تعاون سے لسٹیں بن رہی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی بھی امداد کا عمل شروع ہوجائے گا۔

اسی طرح آپ نے دیکھا پٹرول اورڈیزل کی قیمتوں میں جو نمایاں کمی کی ہے وہ اس ریجن میں اس وقت سب سے کم ترین سطح ہے اس پر بھی میں سمجھتا ہوں ہمیں اپنی حکومت کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے بالخصوص جو کنسٹرکشن انڈسٹری کو پیکج دیا اوراس کے ساتھ روزگار کا ایک سلسلہ شروع ہوا اورہمیشہ جس طرح میں نے پہلے بھی کہا کہ وزیراعظم نے مزدور کی بات کی ہے،غریب کی بات کی ہے اورساتھ ہی ہم سن رہے ہیں کہ پبلک ٹرانسپورٹ

کو بھی کھولا جارہا ہے،وہ بھی بہت ضروری ہےتاکہ اس کی وجہ سے بھی جو ہزاروں لوگ بیروزگار ہورہے ہیں وہ بھی اپنے روزگار پر واپس آجائیں۔

اب میں یہاں خاص طورپر چند تجاویز ہیں جومیں دینا چاہتا ہوں۔سب سے پہلے تو میں چاہوں گا کہ ہماری حکومت کو یہ چاہئے کہ ہم ایک زرعی ملک ہیں۔ہمیں آنے والے اب ا گلے دو سالوں میں بالخصوص زراعت پر خصوصی توجہ دینی چاہئے کیونکہ زراعت ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ہمیں کاٹن اوردیگر فصلوں پر کاشتکاروں کو سپورٹ پرائس دینی چاہئے۔بیج اورکھادوں کو سستا کرنا چاہئے بلکہ میں تو یہ چاہوں گا کہ چند مہینوں کیلئے جو ٹیوب ویل ہیں کاشتکاروں کوان کے بل بھی معاف کردینے چاہئیں۔میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح الحمدللہ ہماری گندم کی فصل bumper فصل ہوئی ہےاگر اس ملک میں دو فصلیں ٹھیک ہوجائیں تو اس ملک کی معیشت کھڑی ہوجاتی ہے تو یہ جو معاشی طورپر ہمارے اوپر ایک crunch آیا ہے اورجس صورتحال سے اس کو ہم ابھی face کررہے ہیں،میرے نزدیک اس کا جو سب سے بہترین حل ہے کہ ہمیں اپنی معیشت کو اوپر لے کر جانے کیلئے زراعت پر خصوصی طورپر فوکس کرنا پڑے گا۔ہمیں اپنی زراعت کو ترقی دلانی پڑے گی۔

اسی طرح جب سمارٹ لاک ڈاؤن کی بات ہوئی اورمجھے یہ دیکھ کر بڑا افسوس بھی ہوا کہ شہروں میں،بازاروں میں جس طرح ریل پیل ہے اورجس طرح سے لوگ شاپنگ کررہے ہیں اورتاجروں کو اپنا مال بیچنے کی لالچ ہے اس سے آپ نے دیکھا کہ کورونا کا گراف بھی اوپر گیا تو یہ ہم اراکین اسمبلی کی بڑی ذمہ داری بنتی ہے کہ آج جب ہم اپنے اپنے شہروں میں واپس جائیں تو ہم تاجروں کو یہ awareness دیں،ہم لوگوں کو یہ سمجھائیں کہ ابھی کورونا ختم نہیں

ہوا تو اس طرح اگر آپ بازاروں میں جائیں گے اوردکاندار اورتاجر SOPs کی بازاروں میں خلاف ورزی کریں گے تو پھر ہمیں دوبارہ سے لاک ڈاؤن کرنا پڑ جائے گا یا کوئی مزید سخت ایکشن لینا پڑ جائے گا۔

تو اس کیلئے خدارا ہم اراکین پارلیمنٹ کا بھی یہ کردار بنتا ہے کہ ہم اس کے اوپر توجہ دیں،اپنے تاجروں کو،اپنے دکانداروں کو اپنے علاقوں کے بازاروں میں جا کر سمجھائیں اورعوام کو یہ بتائیں کہ کورونا ختم نہیں ہوا لیکن اگر آپ نے اس طرح کیا تو پھر حکومت مجبور ہوجائے گی،ضلعی انتظامیہ یا پولیس کب تک آپ کو روکے گی،پولیس زیادہ سے زیادہ کیا کرے گی؟کارروائی کردے گی،پرچہ درج کردے گی لیکن اس کے اوپر ہمیں خود ہر شخص کو احتیاطی تدابیر کے ذریعے اپنا بچاؤ کرنا پڑے گا۔

میں اپنے وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک صورتحال جو پوری دنیا کے مسلمانوں کو درپیش ہے اوربہت سارے ملکوں سے یہ آواز اٹھ رہی ہےکہ کورونا وائرس سے مسلمانوں کی دنیا کے مختلف ممالک میں جو اموات ہورہی ہیں وہاں پر ان کو یا تو جلایا جارہا ہےیا ان کو گڑھا کھود کر دفنایا جارہا ہےتو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بے حرمتی ہورہی ہے۔تو ہماری حکومت کو،ہمارے وزیرخارجہ صاحب اوروزیراعظم صاحب کو،میں نے وزیراعظم صاحب سے بھی یہ بات کی کہ انہیں دنیا کے ان ممالک کے سربراہان سے بات کرنی چاہئے کہ مسلمانوں کی لاشوں کی بے حرمتی نہ کریں،وہاں بہت ساری مسلم تنظیمیں موجود ہیں جو ان کی تدفین کا بندوبست کرسکتی ہیں۔اسی طرح پاکستان میں بھی یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ جس شخص کی کورونا وائرس سے موت واقع ہوجاتی ہے اس کو بھی بغیر غسل کے

پلاسٹک کے ایک بیگ میں ڈال کر چپ کر کے دفنا دیا جاتا ہے تو اس کو بھی میں پاکستان کی حکومت کو اورصوبائی حکومتوں کو یہ کہوں گا،خاص طورپر پاکستان میں جو اسلامی تنظیمیں ہیں،جو رفاہی ادارے ہیں ان کو کہوں گا کہ وہ آگے آئیں اورہمارے مسلمان بھائی جن کی اس وجہ سے اموات ہوچکی ہیں آپ ان کی اس کے مطابق تدفین کریں،ان کا جنازہ پڑھائیں۔ یہ بے حرمتی ہمارے مسلمان بھائیوں کی نہیں ہونی چاہیے۔

اور آخر میں جناب چیئرمین رمضان کا آخری عشرہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اجتماعی طور پر توبہ اور استغفار کی ضرورت ہے کیونکہ آزمائش ہے ہم سب مسلمانو ں پر اور ہماری گنہگار آنکھوں نے دیکھا کہ مکہ معظمہ میں،ہم نے دیکھا کہ خانہ کعبہ میں طواف نہیں ہو رہا، مدینہ شریف میں روضہ رسول پر زیارت بند ہے تو یہ وقت بھی ہم گنہگار آنکھوں نے دیکھنا تھا تو یہ ہمارے سب مسلمانوں پر اجتماعی توبہ استغفار اور آزمائش کا وقت ہے ہمیں اپنے رب کریم سے گڑ گڑا کر دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور مجھے امید ہے کہ ہم انشا اللہ تعالی اس جنگ سے ضرور سرخرو ہوں گے۔ اور اللہ تعالی ہمیں اور پاکستان کو اور پوری دنیا کو اس سے ضرور نجات دلائے گا۔ جناب چیئرمین چند دعائیہ اشعار ہیں وہ میں پڑھ کر اپنی بات کا اختتام کروں گا۔ احمد ندیم قاسمی کے:

خدا کرے کے میری عرض پاک پے اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے کھلا رہے صدیوں
یہاں سے خزاں کو گزارنے کی مجال نہ ہو

یہاں جو سبزہ اگے ہمیشہ سبز رہے
اور ایسا سبز کے جس کی کوئی مثال نہ ہو

خدا کرے کے نہ خم ہو سر وقار وطن
اور اس کے حسن کو تشوش ماہ وسا ل نہ ہو
ہر ایک فرد ہو تہذیب و فن کا اوج و کمال
کوئی ملول نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو
خدا کرے میرے ایک بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو، زندگی وبال نہ ہو

جناب چیئر پرسن:شکریہ جی غوث بخش مہر صاحب۔

جناب غوث بخش خان مہر: شکریہ جناب والا۔ گزارش یہ ہے کہ کل ہمارے ضلع شکار پور میں ایک جرنلسٹ فوت ہوا ہے پانچ دن سے وہ بیچارہ بھاگ رہا تھا اس کو symptoms coronaکے تھے کہ کوئی ٹیسٹ کرے چار پانچ دنوں میں کسی نے بھی اس کے ٹیسٹ نہیں کیے۔ پرسوں شام کو اس کا ٹیسٹ ہوا کل صبح وہ فوت ہو گیا۔ تو میں چاہوں گا کہ پیپلز پارٹی کو میں یہ درخواست کروں گا جو ادھر بیٹھیں ہیں اپنی گورنمنٹ کو کہیں کہ اس کو انکوائری کروائیں کہ کس کی اس میں کوتاہی ہے۔ کون سے ڈاکٹرز نے اس میں غلطی کی ہے جس کی بھی غلطی ہے اس کی انکوائری کی جائے اور اس کے لواحقین کو کچھ گورنمنٹ کو compensateکرنا چاہیے وہ ایک غریب مسکین تھا اس کا نام تھا امداد کھترانی کاوش کا رپورٹر تھا اور پچھلی ٹرم میں صدر تھا پریس کلب کا۔

جناب چیئر پرسن: جی بابر اعوان صاحب یہ نوٹ کر لیں گورنمنٹ کی طرف سے جی احسن اقبال صاحب۔

جناب احسن اقبال چوہدری: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا آج ملک اور قوم کی نگاہیں اس ایوان کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ جب ہم اور ہم ہی نہیں بلکہ پوری دنیا ایک بہت بیہانک وبا کا سامنا کر رہی ہے ایک ایسی وبا کہ جس نے پوری دنیا کی معیشت کو اور پوری دنیا کے معاشروں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور کئی لحاظ سے آج انسانیت اپنی معاشی اور سماجی بقا کی جنگ لڑ رہی ہے اس بیماری نے جو روائیتی قوموں کی طاقت کا اصول تھا اسے بھی جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کی وہ سب سے بڑی سپر پاور جس کے پاس دنیا کے سب سے جدید ہتھیاروں کا اسلحہ ہے آج وہ aircraft careers جو سمندر کے اندر دشمن پر ہیبت ڈالنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے آج وہ خود ہیبت کی تصویر پیش کر رہے ہیں چونکہ اس کے اندر جو افراد اس بیماری سے متاثر ہیں ان کا کوئی علاج نہیں ہے۔ آج سپر پاور کے میزائل،ٹینک اور جدید ترین لڑاکا طیارے بے بس ہیں وہ سپر پاور کہ اس ہتھیاروں کو اس بیماری کا مقابلہ کرنے کے لیے استعمال نہیں کر سکتی اور آج اس سپر پاور کا بھی جو نظام صحت ہے وہ لڑکھڑا رہا ہے اور دنیا میں ایک نئ بات سامنے آئی ہے قوموں کی طاقت صرف اسلحے کے ساتھ نہیں ہوتی۔ قوموں کی طاقت ان کے انسانی وسائل کے تحفظ کے ساتھ بھی ہوتی ہے تو جتنا ضروری یہ ہے قومیں اپنے اسلحے کے اوپر پیسہ خرچ کریں اتنا ضروری یہ ہے کہ قومیں اپنے انسانوں کی بقا ان کی صحت اور سلامتی کے لیے بھی وہ

انفراسٹرکچر کھڑا کریں جس سے انہیں کوئی خطرہ محسوس نہ ہو اور اس کے اندر ہمارے لیے بھی بہت بڑی نشانی ہے۔

آج دنیا میں تقریباً کورونا کے مریضوں کی تعداد ساڑھے چار ملین سے زیادہ ہو چکی ہے اور تین لاکھ سے زیادہ اموات ہو چکی ہیں اور پاکستان میں بھی سینتیس ہزار سے زیادہ مریض ہیں اور تقریباً آٹھ سو اموات ہو چکی ہیں جو کہ چند ماہ پہلے single digitکے اندر تھی اور ماہرین یہ کہہ رہے ہیں کہ آنے والے ہفتوں میں خدا نخواستہ اس میں تیزی کے ساتھ اضافے کا خطرہ ہے چونکہ پاکستان تقریباً مئی کے آخر سے لیکر ستمبر کے شروع تک کسی وقت peakکرے گا۔ ہماری دعا ہے کہ کم سے کم نقصان ہو لیکن پاکستان نےدنیا میں اس وبا سے مقابلہ کرنے کا ایک نیا راستہ پیش کیا ہے اور ہم دنیا کا واحد ملک ہیں کہ جہاں پر یہ وبا تیزی سے پھیل رہی ہے اور ہم نے ملک کے اندر لاک ڈاون کو کھول دیا ہے اور لوگوں کو بازاروں میں سڑکوں پر ہر جگہ پر کھلے اجتماع کرنے کی اجازت دے دی ہے جناب چیئرمین! میں آپ کے سامنے اس کے حوالے سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اگرچہ یہ وبا دنیا کے اندر نئی ہے اس کی کوئی ویکسین نہیں ہمارے سامنے دنیا کا تجربہ موجود ہے کہ اس سے کیسے نمٹا جاتا ہے جن ممالک نے کامیابی سے نمٹا ہے انہوں نے چار پانچ اقدامات اٹھائے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں پر یہ بیماری نسبتاً کم نقصان کر پائی ہے دنیا میں دو طرح کے ممالک تھے۔ ایک وہ ممالک تھے کہ جہاں کی قیادت down to earth تھی وہ قیادت تھی جو practical تھی انہوں نے فوری طور پر حفاظتی اقدمات لیے انہوں نے اس بیماری کے sourcesکو identifyکیا۔ ان sourcesکو بند کیا، ان راستوں کو بند کیا جہاں سے آ سکتی تھی containکرنے کے ساتھ

ساتھ انہوں نے preventive measures لیے lockdown کیے social distancing کی testing اور testing کی اور لوگوں کے علاج پر توجہ دی نتیجہ یہ ہے کہ اس aggressive policy کے ساتھ وہ بیماری کا نقصان روکنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

ساؤتھ کوریا کی مثال دی جاتی ہے، نیوزی لینڈ کی مثال دی جاتی ہے، جرمنی کی مثال دی جاتی ہے کہ جن ممالک نے بہت کامیابی سے اس وبا کا سامنا کیا ہے دوسری طرف وہ ملک تھے جن کی قیادت انا پرست تھی، جن کی قیادت مصنوعی اعتماد کے ساتھ کھڑی تھی کہ سب خیر ہے کچھ نہیں ہو گا، دیکھی جائے گی اور آج آپ نے دیکھا ہے کہ وہ تمام ممالک جنہوں نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کی تھی وہ آج اس وبا کے ہاتھوں انسانی جانوں کو اس طرح جھڑتے دیکھ رہے ہیں جیسے خزاں کے موسم میں خشک پتے درختوں سے گرتے ہیں۔

تو جناب چیئرمین ہماری حکومت نے بھی اس حوالے سے جو ممکنہ اقدامات کرنے چاہیے تھے بد قسمتی سے نہیں اٹھائے اور اس کی ایک لمبی تفصیل ہے آپ کو یاد ہو گا کہ تقریباً گیارہ مارچ کو World Health Organization اس بیماری کو عالمی وبا قرار دے چکی تھی اور قومی اسمبلی کا اجلاس جاری تھا اور ہم نے توجہ دلاو نوٹس جمع کروایا۔ ہم نے حکومت کی منتیں کیں کہ اس ایوان کے اندر ہمیں بتایا جائے کہ کورونا وائرس سے نمٹنے کے لیے حکومت کے پاس کیا پلان ہے۔جناب چیئرمین صاحب یہ پریس گیلری میں کوئی نہیں ہے اس کا نوٹس لیں کہ کیوں نہیں ہے اور پریس گیلری بھی خالی ہے اور جو جہاں پر محکمے ہونے چاہیے وہ بھی سارے خالی ہیں آپ دیکھ لیں جی اتنی اہم بحث ہے اور کسی محکمے کا وزارت کا کوئی افسر یہاں پر موجود نہیں ہے اور جو متعلقہ وزیر ہیں وہ بھی موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرپرسن: احسن اقبال صاحب جو Departments اور جو Divisionsہیں ان کو خود روکا ہوا ہے۔ اور باقی منسٹرز جو ہیں وہ نوٹ کر رہے ہیں دوسرا جو گیلریز ہیں اس کو بابر اعوان صاحب دیکھ لیتے ہیں۔

جناب احسن اقبال چوہدری: صحت کا کون ہے جناب مشیر صاحب کو تو یہاں ہونا چاہیے تھا ناں۔ مشیر صاحب سمجھتے ہیں کہ اس ایوان کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے غیر اہم ہے،جناب چیئرمین میں آپ کو اس ایوان کی اور حکومت کی غیر سنجیدگی کی صرف ایک مثال دینا چاہتا ہوں،یہ ایوان جب مارچ میں یہاں پر in Session تھا تو ہم نے منتیں کیں کہ خدا کےلئے اس پر بحث کریں۔آپ اپنی اسمبلی کا ریکارڈ دیکھیں ہم نے Call Attention Notice دیا۔نہیں لگا۔ہر روز ہم نے press کیا،حد یہ کہ 13 مارچ کو اسمبلی کا اجلاس اچانک ختم کیا گیا اور جناب چیئرمین 13 مارچ کو پتہ ہے کیا Call Attention Notice تھا؟وہ یہ تھا کہ منسٹر کالونی میں چار عدد اپارٹمنٹس خالی کیوں ہیں،یہ بڑا عوامی دلچسپی کا مسئلہ ہے اس پر بحث کی جائے۔وہ یہاں پر اس لئے کہ شاید انہوں نے سمجھا کہ یہ جو کورونا وائرس ہے اس کی ایک ہمشیرہ ہے جسے کہتے ہیں Cronyism. Cronyism کے تحت جو 51 وزیر و مشیر وں کی فوج یہاں پر جمع کی گئی ہے۔شاید ان کو اپنے اپارٹمنٹس الاٹ کرانے تھے اور وہ اس کےلئے زیادہ فکر رکھتے تھے،بجائے یہ کہ کورونا پر بات کی جائے۔

دوسری مثال،جناب چیئرمین! میں آپ سے اس کے بارے میں رولنگ چاہوں گا۔ہم اس ایوان میں اتنے اہم مسئلے پر بحث کرنے کےلئے آئے ہیں۔پورے ملک سے لوگ اپنی جان کو رسک لیکر آئے ہیں۔کوئی کراچی سے،کوئی گوادر سے،کوئی کوئٹہ سے،کوئی پشاور سے،میں نارووال

سے آیا ہوں۔کوئی جھنگ سے،کوئی خوشاب سے،کوئی بہاولپور سے،ہر جگہ سے آئے ہیں۔لیکن جناب سپیکر یہاں پر ہم نے آکر کیا دیکھا،خالی ڈیسک۔اگر حکومت کے پاس کوئی حکمت عملی تھی۔میرے بھائی شاہد خاقان عباسی صاحب نے بار بار پوچھا کہ کوئی ایک صفحہ بتا دیں۔جناب چیئرمین کیا اس ایوان کا یہ استحقاق نہیں تھا۔کہ یہاں پر بحث شروع ہونے سے پہلے ہمارے سامنے ڈیسک کے اوپر حکومت کی حکمت عملی کی کاپی ہوتی۔حکومت کی کارکردگی جو اس حوالے سے ہے اس کی کاپی ہوتی تاکہ ہم اس کو پڑھتے۔اس کے اوپر بحث کرتے،اس پر اپنی رائے دیتے،لیکن آپ کی مہربانی کہ یہ جو اسمبلی کا ایجنڈا ہے اسکے کاغذ کے علاوہ یہاں پر کچھ نہیں ہے۔تو میں اپنے شاہد بھائی کے ساتھ یہی کہنا چاہوں گا کہ ان سے کورونا پالیسی کا گلہ کیا کرنا۔

میں تو یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا کوئی پالیسی ہے اس حکومت کے پاس،کیا کوئی معاشی پالیسی ہے،کیا کوئی صنعتی پالیسی ہے،کیا کوئی زرعی پالیسی ہے،کیا کوئی خارجہ پالیسی ہے،کیا کوئی سیکیورٹی پالیسی ہے؟صرف ایک پالیسی ہے کہ اپنے چہیتوں کو،اپنے سوشل میڈیا کے جیالوں کو، جو گالیاں دیتے ہیں اپوزیشن کو،ان کو وزارتوں کے عہدے کیسے بانٹنے ہیں۔جناب چیئرمین اتنا شرمناک ہے کہ اگر آپ دیکھیں کہ جو پولیو کی انٹر نیشنل رپورٹ ہے،یہ میں چاہوں گا کہ آپ ریکارڈ کا حصہ بنائیں۔ یہ 2019ء میں حکومت کو World Health Organization...

جناب چیئرپرسن: please wind up جمعہ کا دن ہے بہت سارے سپیکرز ہیں۔ wind up please.

جناب احسن اقبال چوہدری: سر! تھوڑی سی اجازت دیجئے میں نے کچھ اہم باتیں کرنی ہیں۔میں پارٹی کا سینئر ممبر ہوں۔تو جناب یہ پولیو کی رپورٹ ہے۔پولیو کی رپورٹ میں 2019ء میں بتادیا گیا کہ 2018ء تک پولیو تقریباً پاکستان سے ختم ہوگیا تھا۔کیا لکھتے ہیں there is no coherent vision and unified strategy at national and provincial level. The one team approach is in disarray. Trust amongst institutions and individuals must be rebuilt focusing on the core goal of eradication and not using the polio program as a political football دنیا کو پتہ لگ گیا کہ اتنے اہم پروگرام کو بھی سیاسی فٹ بال کی طرح استعمال کرتے ہیں اور یہی حشر انہوں نے کورونا کے ساتھ کیا۔کورونا کو بھی انہوں نے سیاسی،پولیٹیکل فٹ بال کے طو ر پر استعمال کیا،جس کا آج ہم خمیازہ بھگت رہے ہیں۔جناب سپیکر اسی طرح آج آپ دیکھیں کہ اس کے ساتھ جو ہمارا crisis پیدا ہوا۔ایک opportunity تھی کہ وزیر اعظم قوم کو اکٹھا کرتے۔

جناب چیئرپرسن: احسن اقبال صاحب وقت بہت کم ہے۔

جناب احسن اقبال چوہدری: مجھے پانچ منٹ دیں میں ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرپرسن: پانچ منٹ نہیں،دو منٹ کے اندر wind up کریں۔

جناب احسن اقبال چوہدری: جی میں ختم کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرپرسن: باقی ممبران کو drop کرتے ہیں آپ؟ٹھیک ہے پانچ منٹ۔لیکن پانچ منٹ کے اندر wind up کردیں۔

جناب احسن اقبال چوہدری: جناب سپیکر! آج اسی طرح آپ دیکھیں کہ اس crisis میں موقعہ تھا کہ حکومت اتفاق و اتحاد پیدا کرتی۔وزیر اعظم اپنی قیادت کا سکہ چمکا سکتے تھے کہ وہ سب کو اکٹھا کرتے۔وہ پوری قوم کے پرائم منسٹر بنتے لیکن انہوں نے اپوزیشن کے ساتھ بیٹھنے سے ا نکار کیا، چلیں اپوزیشن کے ساتھ نہیں بیٹھنا تو federating Unit کے ساتھ بیٹھ جاتے۔سندھ کی حکومت کے ساتھ جس طرح کی کارروائی کی گئی وہ ریکارڈ پر ہے۔یہاں کے وزراء نے جاکر کورونا کے خلاف توپیں نہیں کھولیں سندھ کی حکومت کے خلاف کھولی ہیں۔

(مداخلت)

جناب احسن اقبال چوہدری: یہ جو محترمہ بولتی ہیں تو مجھے پتہ لگا تھا کہ یہ شاید پروفیسر ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرپرسن: احسن صاحب اقبال صاحب Chair کو مخاطب کریں۔

جناب احسن اقبال چوہدری: پروفیسر تو بہت آداب جانتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرپرسن: آپ Chair سے مخاطب ہوں۔Order in the House

جناب احسن اقبال چوہدری: تو جناب والا! آج 22 ماہ ہوچکے ہیں۔ ہمارے پاس کوئی پالیسی، حکومت کسی شعبے میں نہیں دے سکتی ہے۔ تین مہینے ہوگئے ہیں۔ابھی تک کورونا کے اوپر حکومت کی کوئی پالیسی سامنے نہیں آسکی۔کہ ہم نے کس طریقے سے اس کا سامنا کرنا ہے۔اور اگر یہ اجلاس بلایا گیا تو آپ کو معلوم ہے کہ اس میں ہمارے سامنے،اس وقت جب میں بول رہا ہوں،کوئی حکومت کی دستاویز نہیں ہے۔اس سے زیادہ غیر سنجیدگی کیا ہوسکتی ہے۔تو جناب اس کی وجہ کیا ہے؟کہ یہ وزیر اعظم ایک انا کی کوہ ہمالیہ پر بیٹھا ہوا ہے۔ناتجربہ کار ہے۔لیکن ناتجربہ کاری بھی گناہ نہیں ہوتی۔لوگ سیکھ جاتے ہیں،لیکن اگر کوئی نااہل ہو تو وہ سو سال بھی بیٹھا رہے تو وہ سیکھتا نہیں ہے۔یہاں ناتجربہ کاری بھی ہے،نا اہلی بھی ہے،اور انا پرستی بھی ہے، جس کی آج سزا قوم بھگت رہی ہے۔میں پوچھنا چاہوں گا کہ اگر یہ پالیسی بنی تھی تومشاورت ضروری تھی۔کیا انہوں نے کسی سے مشاورت کی،نہیں۔ کیا انہوں نے ماہرین صحت،تاجر، صنعت کار،مزدور،علما، کسان،جو اس سے متاثر ہونگے کسی سے بات چیت کرنے کی زحمت کی؟نہیں۔کیا انہوں نے قوم کو باخبر کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش کی،نہیں۔کیا انہوں نے ماہرین کی بات سنی؟ چلو خود نہیں پتہ تھا ماہرین کی بات سنتے وہ بھی نہیں۔

تو جناب چیئرمین! آپ ہی مجھے بتائیں کہ کہاں ہے وزیر صحت۔وزیر اعظم خود نہیں ہیں۔مشیر صحت بھی غائب ہے۔یہ ان کی سنجیدگی ہے۔کہاں ہے وزیر داخلہ؟ان کو بتانا چاہیے تھا کہ جو entry points ہیں ان پر کیا انہوں نے کارکردگی دکھائی ہے۔کہاں ہے وزیر خزانہ؟ ایک طرف کہا جاتا ہےکہ بدترین اس کا economic impact ہے حکومت کے بقول۔لیکن جو ریلیف کا پیسہ خرچ ہورہا ہے۔پانچ ارب ڈالر جو ہمیں ریلیف ملا ہے بین الاقوامی طو رپر،اس

کو بھی خسارے پر اڑا دیں گے اور اس کے بعد ہم خالی ہاتھ ہونگے۔وزیر خزانہ کو یہاں ہونا چاہیے تھا۔مشیر خزانہ ہی ہوتے۔وہ کہاں پر ہیں؟وزیر خارجہ یہاں پر ہیں،لیکن میں ان کو کہوں گا کہ مجھے خوشی ہوتی کہ یہ بجائے سندھ کو فتح کرنے ہمیں یہ ڈیڈ لائن دیتے کہ جو overseas Pakistani سعودی عرب میں پھنسے ہوئے ہیں،امارات میں پھنسے ہوئے ہیں، یورپ،امریکہ،چین اور دوسرے ملکوں پھنسے ہوئے ہیں کہ میں کھڑے ہوکر اعلان کرتا ہوں کہ عید سے پہلے ہم چارٹر جہاز چلائیں گے ان کو لیکر آئیں گے۔

جناب والا! میں مطالبہ کرتا ہوں وزیر خارجہ سے اگر پی آئی اے کے پاس جہاز نہیں ہیں تو جہاز چارٹر کریں۔ہر وہ پاکستانی جو بیرون ملک سے عید اپنے گھر والوں کے ساتھ کرنے کےلئے واپس آنا چاہتا ہے اس کو یہ موقع دیں کہ وہ پاکستان واپس آسکے۔ہنگامی پلان بنائیں۔ درجنوں نہیں سینکڑوں فلائٹس چلائیں اور پاکستانیوں کو واپس لے کر آئیں۔اس لئے کہ ہر خود دار ملک نے اپنے لوگوں کو evacuate کیا ہے۔اور وہ ہفتوں کے اندر ان کو اپنے ملکوں میں لیکر گئے ہیں۔لیکن یہاں پر حکومت ہو تو ہم اسے کہیں۔حکومت تو ہے نہیں۔لگتا ہے ملک آٹو پائلٹ پر چل رہا ہے۔جناب روزانہ کیا ہوتا ہے؟ایک ایک کرکے ہر شعبہ ناکام ہورہا ہے۔میں ایک بڑی اہم بات کرنا چاہتا ہوں کہ اب اس حکومت نے نیا وطیرہ پکڑا ہے۔خود حکومت چلتی نہیں ہے،ریاستی اداروں کے بندے ادھار لے رہے ہیں کہ آکر ہمارا ملک چلا دو۔بھئی اس وقت پاکستان سیکیورٹی کے بدترین بحران سے گزر رہا ہے۔

Mr. Chairperson: Please wind up.

جناب احسن اقبال چوہدری: low intensity conflict ہم پرڈالا ہوا ہے۔ ہماری شہادتوں کو دیکھیں۔لائن آف کنڑول پر،western borders پر آپ سیکیورٹی کے اداروں کو اپنا کام بھی نہیں کرنے دیتے،اور ان کو بھی چاہتے ہیں کہ وہ آپ کی مدد کریں۔خدا کے لئے سیکیورٹی کے اداروں کو ملک کے دفا ع کا کام کرنے دو۔ اپنا کام خود کرو اور یوں کرنے سے ان کو بد نام کر رہے ہو بڑی چالاکی کے ساتھ کہ دیکھو حکومت ہم تو نہیں چلا رہے تھے حکومت تو وہ چلا رہے تھے ہم کیا کریں۔یہ میںas پاکستانی اجتجاج کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنی ناکامی کا بوجھ اپنی ناتجربہ کاری کا بوجھ ہمارے قومی اداروں کے اوپر پھینک چاہتے ہیں۔ تو جناب سپیکر آنے والے ہفتوں میں تیزی سے اس کا جو وباءکا اضافے کا خطرہ ہے میں ان کو تجویز دوں گا کہhealth infrastructure کو فوری طور پر beef up کریں۔اسی طرح اگر عوام کو ریلیف دینا ہے تو فوری طور پر پنجاب کے اندر لوکل گورنمنٹس کو بحال کریں جن کو غیر قانونی طور پر پی ٹی آئی کی حکومت نے برطرف کیا ہے۔ چونکہ لوکل گورنمنٹس عوام کے ساتھ ہوتے ہیں۔ NFC اور اٹھارھویں ترمیم جیسی بحثوں کو بند کریں۔ جناب چیئرمین آپ نے دیکھا کہ سندھ نے NFC Award کو مسترد کردیا۔ کیوں؟ کہ انہوں نے صدر سے ایک اور غیر آئینی کام کرایا۔ اس سے پہلے صدر سے الیکشن کمیشن میں غیرآئینی تقرری کی۔یہ میں تجاویز دے رہا ہوں۔

Mr. Chairperson: Thank you.

جناب احسن اقبال چوہدری : دو منٹ تجاویز ہیں۔یہ جناب ان کو غیر آئینی اقدامات سے گریز کرنا چاہیے اور چھوٹے صوبوں کے حقوق پہ اگر اس حکو مت نے ڈاکا ڈالنے کی کوشش کی

تو مسلم لیگ نون اور اپوزیشن ایک دیوار چین بن کے کھڑی ہوگی۔ چھوٹے صوبوں کے حق میں کسی کو ڈاکہ نہیں ڈالنے دیں گے۔اسی طرح جناب میں مطالبہ کرتا ہوں جتنا ریلیف آیا ہے باہر سے اس کے فنڈز سے ایوان کے اندر پیش کیے جائیں۔ میں مطالبہ کرتا ہوں اس ایوان کی کمیٹی بنائی جائے جوdaily basis پے کورونا کے اوپر جو کام ہو رہا ہے جو ریلیف ہو رہا ہے اور اس کی مانیٹرنگ کرے اور ان ممبروں کو وہ رپورٹ پیش کرے۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ملک کے اندر ایجوکیشن ایمرجنسی نافذ کی جائے۔

یہ جو بات کی جاتی ہے آن لائن ٹیچنگ ہورہی ہے۔ آپ مجھے بتائیں گے پاکستان کے کتنے لوگ آن لائن ٹیچنگ کرسکتے ہیں۔ غریبوں کے پاس آن لائن ٹیچنگ نہیں ہے۔ حکومت فوری طور پر ایمرجنسی پلان بنائے۔ ان چھٹیوں کے دوران ٹیچرز کو trainکیا جائے تاکہ جو وقت کا نقصان ہوا ہے غریبوں کے بچوں کو،جب اسکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد کھلیں گے۔کس طریقے سے ہم نے ان کو catch up کرانا ہے۔اس کے لئے ٹیچرز ٹریننگ کا ایک ایمرجنسی پروگرام بننا چاہیے۔ جناب اسی طرح میں ایک یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اکنامک ریلیف دینے کے لیے پٹرول اور ڈیزل کی قیمت 50 روپے فی لیٹر فوراً کی جائے۔ ہمارے کسانوں کو ریلیف ملے گا پچاس روپے ڈیزل کے اوپر بھی حکومت منافع کمائے گی۔ بین الاقوامی منڈیوں میں پٹرول ڈیزل کی قیمت مفت ہوچکی ہے۔ لیکن حکومت اس کے اوپر ٹیکس کھا رہی ہے اور اسد عمر صاحب کی تقریریں نکال لیجیے جب وہ یہاں پہ کیا کرتے تھے تو حکومت سے میری یہ گزارش ہے کہ اس پر عمل کر ے جو تقریریں کرتے تھے۔

جناب چیئرپرسن : اب wind up احسن اقبال صا حب .wind up

جناب احسن اقبال چوہدری : اسی طرح utilities بجلی اور گیس کی قیمتوں میں ایک تہائی کمی کی جائے کیونکہ جو تیل اور توانائی کی قیمت ہے اس میں کمی ہو چکی ہے۔حکومت پٹرول اور ڈیزل کی طرح بجلی اور گیس کے اوپر بھی جیبیں بھررہی ہے عوام کو فائدہ دینا چاہئے۔اور اسی طرح میں جناب والا آخر میں چین کا شکریہ ادا کروں گا اور ان تمام دوست ممالک کا شکریہ ادا کروں گا۔

Mr. Chairperson: Thank you.

جناب احسن اقبال چوہدری : ایک منٹ یہ ختم کر رہا ہوں اور یہ quotations ہیں تین۔جو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ یہ تین quotations آپ کو پیش کرکے میں اجازت لوں گا۔ There are few things more dangerous than a mixture of power, arrogance and incompetence اور Einstein نے کیاکہا incompetence is the true crisis اور پھر ایک where success and incompetence meets, disaster is not far away. تو اب ان کو صرف یہ کہوں گا کہ

قوم کے غم میں وزیر لگاتے ہیں ڈھٹائی کے ساتھ

رنج لیڈر کو بہت ہے مگر آرام کے ساتھ۔

جناب چیئرپرسن : شکریہ۔جی سرور خان صاحب۔ بھوتانی صاحب آپ کو ٹائم دیں گے۔

وزیر برائے ہوا بازی ڈویژن (جناب غلام سرور خان): بسم اللہ الرحمن الرحیم شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے اس اہم موضوع پہ مجھے اظہار خیال کا موقع فراہم کیا۔ جناب چیئرمین بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ہے کہ آج پوری دنیا کورونا وائرس جیسے سے اس موذی مرض کا شکار ہوچکی ہے۔

جناب چیئرپرسن : ایک منٹ سرور خان صاحب Order in the House please. سنیئر لوگ بیٹھے ہیں۔Order in the House شیر اکبر خان صاحب۔

جناب غلام سرور خان: پوری دنیا میں میں تقریبا تین لاکھ اموات ہو چکی ہیں۔ چالیس لاکھ سے زیادہ لوگ اس موذی مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔ پاکستان اس ریجن کا وہ ملک ہے۔الحمدللہ اگرcomparison کیا جائے تو نسبتاً کم ترین سطح پہ 37,000 لوگ اس بیماری کا شکار ہوئے ہیں۔ اور جو figures آج صبح تک کی ہیں کہ آٹھ سو تین لوگ جام شہادت نوش فرما چکے ہیں۔ ہم افسوس کا اظہار بھی کرتے ہیں ان تمام اموات پر پاکستانیوں کی ان شہادات پر جائے۔ چاہیے ان کی شہادت پاکستان کے اندر ہوئی ہو یا بیرونی ممالک میں ہو۔ ان کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور ان کے لواحقین کے لئے صبر و جمیل کی، تحمل،کی برداشت کی بھی دعا کرتے ہیں۔

انہی حالات کی وجہ سے جناب سپیکر میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہوں گا اپنے آپ کو confine رکھوں گا۔ اپنی منسٹری کے حوالے سے اور basically میں ایک پالیسیstatement بھی دینا چاہ رہا تھا وہ facts and figures بھی آپ کے سامنے اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اور دوسری بات کل سے میں اپنی ساری زندگی میں پہلی

بار بڑی خبروں کی زینت بنا ہوں بریکنگ نیوز میں آرہا ہوں۔اس معزز ایوان کا ممبر ہوں اور میں اپنی پوزیشن کی clarification بھی کرنا چاہتا ہوں۔تو میری استدعا ہوگی کہ عام ممبر ان سے ہٹ کے کوئی دو چار منٹ اضافی مجھے عنایت فرمائے گا۔

جناب سپیکر! جیسے میں نے صورت حال آپ کے سامنے رکھی کہ پوری دنیا اس موذی مرض کا شکار ہوئی اور پوری دنیا نے ایوی ایشن آپریشنز چاہیے ڈومیسٹک ہوں چاہیے انٹرنیشنل ہوں انہیں suspend کیا۔ اسی طرح 21 مارچ کو پاکستان نے بھی انٹرنیشنل آپریشنز ز اور ڈومیسٹک آپریشنز suspend کیے لیکن ایک لاکھ کے لگ بھگ جو stranded Pakistanis تھے جن میں عمرہ زائرین بھی تھے۔جن میں زیارات کے زائرین بھی تھے جن میں تبلیغی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے ہمارے بھائی بھی تھے۔ جس میں دنیا کے مختلف ممالک میں قیدی ہمارے پاکستانی دوست بھی تھے۔ جس میں پوری دنیا میں ہمارے بچے جو تعلیم و تربیت higher education کے لیے دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں میں گئے وہ وہ تھے۔ان کی طرف سے پریشر تھا۔ان کے والدین کی طرف سے پریشر تھا۔ تو حکومت کی باقاعدہ اجازت کے بعد ہم نے انٹرنیشنل operations شروع کیے اور مجھے خوشی ہوتی ہے کہ ہم نے سب سے priority اپنے ان لوگوں کو دی ان اورسیز پاکستانیوں کو دی جو visit visa پہ تھے۔ Overstay جن کا ویزہ ہوچکاتھا ویزا جن کاexpire ہو چکا تھا یا جنہیں ملازمتوں سے برخاست کر دیا گیا تھا یا ہمارے وہ سٹوڈنٹ جن کی یونیورسٹیاں بند ہو چکی تھی hostels پہ تالے لگ چکے تھے ان لوگوں کو واپس وطن لانا تھا یا ہمارے وہ تمام زائرین جو دنیا کے مختلف ممالک میں موجود تھے انہیں لانا تھا۔ تو ہم نے اسی حوالے سے اپنی ترجیحات طے کیں اور مجھے

خوشی ہے کہ عمان اور یو اے ای سے قیدی بلامعاوضہ پاکستان لائے گئے۔اسی طرح سعودی عرب اور عراق سے مذہبی زائرین کو واپس لایا گیا۔اسی طرح جو ہماری تبلیغی جماعتیں سوڈان، کینیا، تنزانیا اور دیگر ممالک میں موجود تھیں،ہزاروں تبلیغی حضرات کو بھی واپس لایا گیا۔ اسی طرح جو ہمارے بچے دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف یونیورسٹیز میں زیر تعلیم تھے،ہاسٹل بند ہونے کے بعد اور یونیورسٹیز بند ہونے کے بعد در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے تھے انہیں واپس لایا گیا۔ یہ بتاتے ہوئے بھی مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ اگر دیکھیں کہ ہمارا Health Department ہمارے ڈاکٹرز، ہمارے technicians، ہمارے paramedics جو frontline soldier کا کردار ادا کر رہے ہیں،جو اس موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں،ہمارے ڈاکٹرز کی شہادتیں ہوئیں، ہمارے para-medics کی شہادتیں ہوئیں۔ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں اپنے ان تمام بھائیوں، بہنوں، بیٹیوں اور بچوں کو۔

اس طرح میں یہ بتانا چاہتاہوں کہ second frontline وہ Aviation Division تھا۔وہ ہماری Civil Aviation Authorityکے لوگ تھے،ASF کے لوگ تھے۔ ہماری بھی سولہ شہادتیں ہوئیں،ASF کے لوگ شہید ہوئے، Aviation Division کے لوگ شہید ہوئے ہم انہیں بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن ہم نے کوئی کمزوری نہیں دکھائی۔دن رات محنت اور کوشش کی اور الحمد للہ ان دنوں میں تقریباً 181 in bound flights ستائیس ممالک میں چلائیں اور پچیس ہزار پانچ سو چونتیس مسافروں کو اپنی منزل مقصود تک پہنچایا۔اسی طرح out bound flights کی تعداد بھی 181 ہے جبکہ پوری دنیا میں Aviation operation suspended ہیں لیکن ہم نے آپریشن جاری رکھے۔جو ہمارے

بھائی باہر جانا چاہتے تھے انہیں باہر اپنی اپنی destinations میں پہنچایا اور جو ہمارےoverseas Pakistani بھائی واپس آنا چاہتے تھے انہیں واپس اپنے ملک میں بھی پہنچایا۔اب بھی ہمارے پروگرام میں جیسے احسن اقبال صاحب نے فرمایا کہ جو اب چودہ مئی سے لے کر بائیس مئی تک ایک ہفتہ کا ہم نے پروگرام دیا ہے، سات ہزار stranded پاکستانیوں کو دنیا کے مختلف ممالک سے ہم واپس لا رہے ہیں اور انشاء اللہ وہ عید اپنے پیاروں کے ساتھ کریں گے۔

مجھے یہ بھی بتاتے ہوئے خوشی ہورہی ہے کہ پچھلے ادوار میں امریکہ کا operation direct flights suspend ہو گئی تھیں۔ ہماری PIA authorities کی محنت اور کوششوں سے،ہماری حکومت کی کوششوں سے اور فارن آفس کی کوششوں سے وہ فلائٹس بحال ہوئیں۔ سپیشل بارہ ڈائریکٹ فلائٹس آج امریکہ میں پھنسے ہوئے پاکستانیوں کو بھی واپس لا رہی ہیں۔میں اس حوالے سے یہ بتانا چاہتاہوں کہ کسی قسم کی بھی کوئی کوتاہی ہمارے end پہ نہیں ہے۔اس محاذ پہ ہمارے لوگ contribute کر رہے ہیں۔اپنے وقت کی قربانی،اپنی جانوں کی قربانیاں اور اپنی صحتوں کی قربانیاں دے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ Wuhan اور چائنہ میں پھنسے ہوئے ہمارے بچے جن کے لیے ان کے والدین بہت پریشان تھے،ہمیں بھی کوستے تھے برا بھلا کہتے تھے۔ انشاءا للہ تعالیٰ اٹھارہ مئی کو چائنہ فلائٹ جارہی ہے، Wuhan فلائٹ جارہی ہے اڑھائی سو پاکستانی بچے چائنہ واپس پاکستان آئیں گےاور عید اپنے پیاروں کےساتھ کریں گے۔

جناب چیئر پرسن: غلام سرور خان صاحب wind up کریں۔آج سب ممبرا ن نے تقریریں کرنی ہیں۔

جناب غلام سرور خان: جناب چیئر مین ! میں چند حقائق آپ کے سامنے Aviation Divisionکے رکھنا چاہ رہاتھا۔لیکن یہ بھی بتانا چاہ رہا ہوں کہ جس طرح پوری دنیا کی معیشت تباہ و برباد ہوئی ہے پاکستان کی معیشت بھی under stress ہے۔ میں صرف اپنے سیکٹر کی بات کرتاہوں کہ پی آئی اے جو کہ پہلے تین بلین ماہانہ خسارے میں چل رہی تھی pre-Corona ہماری best managementکی وجہ سے وہ خسارہ کم ہو کے تین ارب ماہانہ سے ایک ارب رہ گیا لیکن بوجہ کورونا آج پی آئی اے کا ہمارا خسارہ پانچ ارب ماہانہ تک پہنچ چکا ہے۔اسی طرح تقریباً Civil Aviation Authority جو over-flying charges, parking charges, arrival charges لیا کرتی تھی international flightsسے تقریباًweekly 2.5 billionخسارہ برداشت کر رہی ہےلیکن اس میں بھی ہمارا Aviation sector contribute کر رہا ہے۔جناب چیئرمین! یہ چند facts and figures تھے جو میں آپ کےسامنے رکھنا چاہ رہا تھا۔

کل سے میں خبروں کی زینت ہوں۔ مجھے خوشی ہےکہ خبروں میں آیا ہوں کہ اور مجھے اس بات کی بھی خوشی ہےکہ میں اپوزیشن کی طرح سر پیٹوں گا نہیں،نیب کو برا بھلا نہیں کہوں گا، کسی کو برا بھلانہیں کہوں گا میں کہتاہوں کہ وہ میرا بہترین دوست ہے جس نے میری کسی کوتاہی، میری کسی خامی اور میر ی غلطی کی ہو سکتا ہے نشاندہی کی ہو۔ نیب کی اس NABکی verification سے مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ میں گزشتہ چار دہائیوں سے politics میں ہوں اور نیب نے جو کارروائی کرنی ہے ضرور کرے۔ میں نیب کےایکشن کو welcome کہتاہوں۔ ہم کہتےہیں کہ نیب خود مختار ادارہ ہے۔ نیب کو

inquiries کرنی چاہییں accountabilityکرنی چاہیے اور across the board کرنی چاہیے۔ اپوزیشن کی اگر accountability ہو رہی ہے تو ساتھ ہی ساتھ حکومتی بینچوں کی بھی ہونی چاہیے۔اپوزیشن میں رہنے والوں کی اگر accountabilityہو رہی ہے تو ہمارے وزراء کی بھی ہونی چاہیے۔

(مداخلت)

جناب چیئر پرسن: مرتضیٰ عباسی صاحب بیٹھیں ان کو سنیں۔سرور خان صاحب wind up کریں۔

جناب غلام سرور خان: میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ (پنجابی) یہ درد ضرور ہو گا، میرا احتساب ضرور ہونا چاہیے،ہمارے بینچوں کا ضرور احتساب ہونا چاہیے،وفاقی کابینہ کا ضرور احتساب ہونا چاہیے لیکن ضرور احتساب ان کا ہونا چاہیے جنہوں نے تین تین دفعہ وزارت عظمیٰ اس ملک کی enjoy کی ہیں،دونوں ہاتھوں کے ساتھ ا س ملک کو لوٹا ہے،اس غریب کا خون چوسا ان کا بھی احتساب ہونا چاہیے۔چھ چھ بار وزارت اعلیٰ رکھنے والوں کا احتساب ہونا چاہیے۔ میر ا بھی احتساب ہونا چاہیے اور ہم سب کا ہونا چاہیے۔ چھ بھ بار وفاقی وزیر بننے والوں کا بھی ہونا چاہیے۔عباسی صاحب حوصلہ رکھو۔

جناب چیئر پرسن: سرور خان صاحب تشریف رکھیں۔

جناب غلام سرور خان: جناب چیئر مین ! میں نے کسی کےخلاف کوئی بات نہیں کی۔ بات سننے کا حوصلہ ہونا چاہیے۔

(مداخلت)

جناب غلام سرور خان: جناب چیئر مین ! عباسی صاحب کیوں غصے ہوتے ہیں؟

جناب چیئر پرسن: سرور خان صاحب آپ wind up کریں۔بڑا اچھا ماحول چل رہا ہے۔ جس مقصد کے لیے اجلاس بلایا گیا ہےا س مقصد پہ رہیں Thank you۔ سب کو ٹائم ملے گا۔ مولانا صاحب ٹائم ملے گا۔

جناب غلام سرور خان: جناب چیئر مین ! میں نے کسی کے خلاف بات نہیں کی۔ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

جناب چیئر پرسن: غلام سرور خان صاحب اپنی بات مکمل کریں۔ آخری منٹ میں بات پوری کریں۔

جناب غلام سرور خان: جناب چیئرمین جیسے میں نے عرض کیا کہ میں گزشتہ پانچ دہائیوں سے سیاست میں ہوں میں اور میرا خاندان جو میں نے inheritکیا ہے اور جو میں آج ہوں میرے اس معزز ایوان سے یہ اپیل ہے verificationہونی چاہیے انکوائری ہونی چاہیے جو میں نے inheritکیا ہے وہ 1970سے لے کر 2020تک جو آج میرے پاس ہے اس معزز ایوان اور اس پوری قوم کے سامنے رکھا جائے یہ میری اپیل ہے۔اور وہ میڈیا

(مداخلت)

جناب غلام سرور خان: یار بات تو سن لیں۔

جناب چیئر پرسن: سرور خان صاحب بس۔

جناب غلام سرور خان: یا ر میں اپنی بات کر رہا ہوں آپ کو کس بات کی تکلیف ہے۔ شرم کرو حیا کرو حوصلہ کرو صبر کرو برداشت کرو۔ چورو حالات کو faceکرو، حالات کا مقابلہ کرو۔ دونوں ہاتھوں سے اس ملک کو لوٹا ہے اس غریب ملک کا خون چوسا ہے حساب دینا ہو گا۔

جناب چیئر پرسن: سرور خان صاحبwind-upکریں۔ چونکہ ٹائم کم ہے بہت سارے ممبران ہیں اور جمعہ کا وقت ہے۔ آخری منٹ ہے آپ windupکریں۔

جناب غلام سرور خان: جناب چیئرمین! کوئی یہ نہیں کہتا میں تو اپنے آپ کو اپنے سارے خاندان کو احتساب کے لیے پیش کر رہا ہوں۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ نہ صرف میرا احتساب کرو میری ساری Federal Cabinetکا احتساب کرو ہم حساب دینے کے لیے تیار ہیں۔ جناب چیئرمین بات پوری کرنے دیں۔ میں یہ مطالبہ کر رہا ہوں کہ 1970سے لے کر onwardحساب کیا جائے احتساب کیا جائے verificationکی جائے انکوائری کی جائے اور اس معزز ایوان کو بتایا جائے لیکن ساتھ ہی ساتھ میری یہ سائیڈ میرے بھائی قابل احترام بھائی جو صبر کا دامن چھوڑ چکے ہیں یہ بھی 1985سے onwardاقتدار کے مزے لے رہے ہیں تین تین بار وزارت عظمیٰ لی چھ چھ بار وزارت اعلیٰ لی چھ چھ بار وفاقی وزیر رہے ان کا بھی احتساب ہونا چاہیے اور یہ چیخ و پکار نہیں چاہیے اگر میں حکومتی رکن ہونے کے ناطے welcomeکر کہہ رہا ہوں۔ احتساب کو welcomeکہہ رہا ہوں تو انہیں بھی احتساب کو welcomeکہنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔اسلم بھوتانی صاحب۔

جناب محمد اسلم بھوتانی: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا یہ موجودہ اجلاس کورونا کے حوالے سے ہے اور پوری قوم ہماری طرف دیکھ رہی ہے کہ ہم قوم کی اس تکلیف میں ہم ان کا کس حد تک ساتھ رہے ہیں کیا تجاویز دے رہے ہیں کیا اس مرض کے خلاف اقدامات اٹھا رہے ہیں لیکن افسوس کہ ہم اس موذی مرض سے لڑنے کے بجائے سب آپس میں لڑ رہے ہیں چاہے سرکار ہو چاہے اپوزیشن ہو میری جناب سپیکر آپ کی توجہ چاہیے۔ میری آپ کے توسط سے یہ تمام پارلیمنٹرین سے گزارش ہے کہ ہمیں سیاسی لڑائیاں لڑنے کے لیے اور بھی بہت سے میدان ملیں گے ہمیں اس وقت مل کر اس کورونا کے مرض سے لڑنا چاہیے کیونکہ پوری قوم کی نظریں ہماری طرف ہیں اور ہم ہی سے وہ امید رکھ رہے ہیں اگر ہم آپس میں لڑیں گے اور یہاں بھی ایک دوسرے کے اوپر الزام لگائیں گے تو قوم نے ہمیں منتخب کر کہ بھیجا ہے وہ ہم سے یہ توقع نہیں رکھتے ہیں کہ اس مشکل میں بھی دست و گریبان رہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت ہمیں اتحاد کی ضرورت ہے unityکی ضرورت ہے جب ہندوستان کے ساتھ کوئی ہمارا مسئلہ ہوتا ہے تو پوری پارلیمنٹ یک زبان ہوتی ہے یہ بھی ایک وبا ہے ایک کورونا سے جنگ ہے اس میں بھی ہمیں یک زبان اور یکجہتی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔جناب سپیکر! احساس پروگرام بہت اچھا پروگرام ہے بلا تفریق سب کو پیسے مل رہے ہیں۔ میں اپنے حلقے کی حد تک NA-272تک تو آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ اس حلقے میں،جناب سپیکر لسبیلہ گوادر کی حد تک تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ احساس پروگرام کے تحت بلا تفریق سب کو

پیسہ ملا ہے حالانکہ کے اس حلقے میں PTIکو ووٹ نہیں پڑا ہے وہاں سے میں آزاد جیت کر آیا ہوں لیکن اس کے باوجود بھی وہاں سب کو یہ پیسہ ملا ہے بلا تفریق لیکن جناب سپیکر کاش وفاقی حکومت کی تلقید کرتے ہوئے ہماری صوبائی حکومت بھی اس پر عمل پیرا ہوتی لیکن وہاں اس کا totally oppositeہو رہا ہے۔ وہاں جو بھی پیسے سرکار نے releaseکیے ہیں راشن کے لیے وہاں پر جنہوں نے جن کو ووٹ نہیں دیا ہے انہیں پیسے نہیں مل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جیسے میں عرض کر رہا تھا کہ جیسے احساس پروگرام میں بلا تفریق پیسے تقسیم ہو رہے ہیں صوبائی حکومت بلوچستان میں با لکل اس کا الٹ کر رہی ہے وہاں پر جو راشن تقسیم ہوا ہے وہاں یہ کہہ کر راشن دیا جا رہا ہے کہ فلاں نے کس کو ووٹ دیا ہے اس کو راشن دو جو اپوزیشن والا ہے اس کو مت دو۔ میرے حلقے میں صوبائی حکومت نے کسی بھی میرے ووٹر کو راشن نہیں دیا ہے اور جو وہاں کی ایک سرکاری پارٹی ہے صوبائی لیول پر اس کے ورکرز کو یہ راشن دیا گیا ہے ہم شکر گزار ہیں وہاں پاکستان نیوی، کوسٹ گارڈز،آرمی،ایف سی انہوں نے میرے کوسٹل بیلٹ میں بہت راشن دیا ہے لیکن صوبائی حکومت نے صرف ایک مخصوص پارٹی کے لوگوں کو راشن دیا ہے اور یہ نہیں ہونا چاہیے یہ زیادتی ہے کیونکہ یہ سرکار کا پیسہ ہے اور ریاست پاکستان میں رہنے والا ہر شخص اس کا حقدار ہے یہ کسی political partyکا پیسہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جب ہم کہتے ہیں کہ ڈاکٹرز قوم کے مسیحا ہیں اور ہم انہیں سیلیوٹ پیش کرتے ہیں سلام پیش کرتے ہیں تو بلوچستان میں بھی اس کا الٹ ہو رہا ہے پوری دنیا پورا

پاکستان ان کو سیلیوٹ کر رہا ہے۔ اور کوئٹہ میں صوبائی حکومت ان پر ڈنڈے برسا رہی ہے، آنسو گیس، شیلنگ اور ان کو جیل میں بند کرتی ہے اس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! NFC Award کے حوالے میں کوئی بات کروں گا دسواں NFC Award کی تشکیل ہوئی ہے اس پر ہمیں اعتراض ہے ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے گلہ نہیں ہے ان پر blame نہیں ہے کیونکہ صوبائی حکومت نے جس شخص کو بلوچستان کی نمائندگی کے لیے NFC Award میں نامزد کیا ہے جاوید جبار صاحب اس کا تعلق بلوچستان سے نہیں ہے وہ غیر بلوچی ہے جاوید جبار صاحب کی ذات سے یا اس کی قابلیت سے ہمیں اعتراض نہیں ہے لیکن چونکہ بلوچستان کی آبادی ایک کروڑ تیس لاکھ ہے کیا بلوچستان اس قابل نہیں کہ وہ ایک کروڑ تیس لاکھ میں سے کوئی ایسا ایک شخص کر سکے جو ہماری نمائندگی NFC میں کرے۔ میں مرکزی حکومت کو مورد الزام نہیں ٹھہراتا ہوں کیونکہ صدر مملکت نے وہی کیا ہے جو صوبائی حکومت نے انہیں تجویز دی ہے اور آئین کے تحت صوبائی وزیر اعلیٰ ہی نام بھیجتے ہیں تو میری گزارش ہے کہ جیسے ہمارے دوست BNP مینگل کے آغا حسن بھی کل اس احتجاج کیا پورا بلوچستان سراپا احتجاج ہے آپ کو بھی علم ہو گا اخباروں میں آ رہا ہے کہ جاوید جبار ہمیں قابل قبول نہیں کیوں قبول نہیں کیونکہ Seventh NFC Award جو ہوا تھا اس میں بابر اعوان صاحب اس وقت وزیر قانون تھے اتنا بلوچستان کو seventh Award میں ملا ہے 2010 میں کہ نہ کبھی پہلے ملا نہ کبھی آئندہ ملے گا ہمیں یہ خدشہ ہے کہ یہ جو غیر بلوچستانی ممبر آئے گا وہ ہمارے مفادات کا تحفظ نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ جو 7th این ایف سی ایوارڈ ہے اس میں ہمارا بجٹ 110% بڑھا ہے۔اس میں ہمیں gas development surcharge کے 120 arrear ارب ملے

اورسب سے بڑی بات یہ تھی کہ ہمیں اس این ایف سی ایوارڈ میں یہ protection دیاگیا ہے کہ اگر کسی وجہ سے پاکستان میں ٹیکس tax collection کم ہوگا تو بلوچستان پر cut نہیں ڈالا جائے گا۔جیسے آج کورونا وائرس سے ٹیکس collection میں کمی آرہی ہے لیکن 7th این ایف سی ایوارڈ کی وجہ سے بلوچستان کے حصےپر cut نہیں لگے گی تو جناب عالیٰ میں آپ کے توسط سے جاوید جبار صاحب کی تقرری پر سخت احتجاج کرتا ہوں اورہم عدالت میں بھی جائیں گے اور بھی مختلف پارٹیوں کو اس پر اعتراض ہے۔

جناب والا! جیسے کورونا وائرس انسان کی تباہی کا باعث بن رہا ہےاسی طرح ہماری فصلوں کیلئے locust ٹڈی دل بھی تباہی کا باعث بن رہا ہے۔ایک طرف کورونا وائرس سے ہم لڑ رہے ہیں تو دوسری طرف ہمارے زمیندار اورکسان ٹڈی دل سے لڑ رہے ہیں۔سر یہ جو ٹڈی دل ہے جو locust ہے اگر اس پر قابو نہیں پایا گیا تو یہ ہماری معیشت کیلئے کورونا سے بھی زیادہ خطرناک ہوگی،ہمارے کاشتکاروں کیلئے اورہمارے ملک کیلئے تو اس لئے میری گزارش ہے کہ حکومت اس پر بھی توجہ دے اورجاوید جبار ہمیں قابل قبول نہیں ہے۔ہاں اگر کوئی documentary بنتی تو شاید جاوید جبار صاحب قابل قبول ہوتے لیکن یہ فنانس کا مسئلہ ہے اوروہ ماہر اقتصادیات نہیں ہیں وہ ایک media man ہیں .thank you Sir

(اس موقع جنا ب ڈپٹی سپیکر جناب محمد قاسم خان سوری کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شازیہ مری۔

شازیہ مری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈپٹی سپیکر صاحب بہت شکریہ، سر! سب سے پہلے تو کیونکہ یہاں کورونا وائرس کے حوالے سے بات ہورہی ہے،کورونا وائرس ایک ایسی وباء ہے جس کا ذکر ہمارے پچھلے اجلاس میں بالخصوص کیا تھا جوکہ 13مارچ کو end ہوا تھا اوراس وقت میں نے یہ کہا تھا کہ یہ وباء ہے یہ pandemic ہے اوراس کیلئے ہمیں seriousness کا مظاہرہ کرنا پڑے گا،اس وباء سے نمٹنے کیلئے جو ایک posture ہمارا ہوتا ہے ہم نے دیکھا ہے اس حکومت کا ہے کہ گھبرانا نہیں ہے،ہمیں اس posture سے باہر نکلنا پڑے گا۔لیکن میں تفصیل میں جاؤں گی کہ ہم شاید نہیں سمجھ پائے۔سر میں ایک بہت اہم جو incident افغانستان میں ہوا اس کے حوالے سے بھی افسوس کا اظہار کروں گی وہاں میٹرنٹی ہسپتال پر جو حملہ ہوا درندگی کی ایسی مثال دیکھی جس سے بحیثیت ماں میں خود وہ الفاظ تلاش نہیں کرسکتی جو اس غم،دکھ اورغصے کا اظہار کریں،افغانستان میں ہونے والے وہ دو حملے ہمارے لئے بہت افسوسناک ہیں اورمیں ان کی سخت الفاظ میں مذمت کرتی ہوں۔

سر! اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹرز،paramedics سکیورٹی کا عملہ وہ تمام لوگ جو کورونا وائرس کی اس وباء سےfrontline fighters اورworkers کی حیثیت میں نمٹ رہے ہیں،میں ان کے جذبے،ان کی ہمت کو سلام پیش کرتی ہوں۔سر کورونا وائرس کیا ہے؟میں نے حوالہ دیا 13مارچ کو میں نے یہاں بات کی تھیon record آپ ہی بلکہ chair پر موجود تھے اوریہ بات ہوئی تھی اگر آپ کو یا د ہو،سر ہمیں اسے serious لینا ہے کیونکہ بہت ہی contagious disease ہے۔یہ ایسی وباء ہے جو انسان کے اپنے آپ تک محدود نہیں رہتی۔یہ پھیلتی ہے،یہ بالخصوص قریب آنے سے پھیلتی ہے،چھونے سے پھیلتی ہے،contact کی

ایک سطح ہے جس کو اگر violate کیا جائے تو اس سے یہ پھیلتی ہے۔تفصیلات ہمیں ڈاکٹرز نے،scientists نے experts نے دی ہیں۔اگر آج یہ کہا جائے کہ کورونا وائرس public enemy number one ہے تو یہ غلط نہیں ہوگااورجس طرح پہلے بھی کہا،اپوزیشن کے رکن نے بھی کہا،حکومتی benches سے بھی یہ آواز سنی گئی یہ بات کہی گئی کہ it has taken almost بلکہ اب almost نہیں ہے تین لاکھ سے نمبر بڑھ گیا ہے،یہ تین لاکھ سے زائد اموات کورونا وائرس کی وجہ سے پوری دنیا میں واقع ہوچکی ہیں۔

یہ potentially جیسے میں نے کہا کہ اس کا danger جان لیوا ہے برعکس اس PTA کی ریکارڈنگ کے جو شروع میں چلی کہ یہ خطرناک تو ہے لیکن جان نہیں لیتا۔ہم نے اس پر احتجاج کیا،مختلف فورمز پر بات کی اورشکر ہے کہ اس پی ٹی اے کی ریکارڈنگ کو change کیا گیا اوراب جب ہم ٹیلی فون پر سنتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ خطرناک بھی ہے اورجان بھی لے سکتی ہے یہ ایسا وائرس ہے تو ٹھیک ہے یہ غلطی درست ہوئی یہ بہت بڑی غلطی تھی۔

سر! اس کے بعد کورونا وائرس کی بھی myth ہے۔یہاں بہنیں بھی بیٹھی ہیں and I have more faith in the women who pay more attention and are more committed کورونا وائرس گرم پانی پینے سے نہیں مرتا،کورونا وائرس گرم پانی کے غرارے کرنے سے نہیں مرتا،کورونا وائرس منہ میں hair dryer کی گرم ہوا لگانے سے نہیں مرتا اوراسے endorse کیا جارہا تھا اس لئے میں یہ myth یہاں پر بتا رہی ہوں کہ یہ سب غلط باتیں ہیں۔کورونا کوئی ordinary flu یا کوئی ordinary بخار نہیں

ہے۔کورونا صرف بوڑھوں یا بیماروں کو نہیں لگتا۔latest research نے تو یہ ثابت کردیا ہے کہ کورونا young لوگوں کو لگ بھی رہا ہے اوران کوstrokes ہورہے ہیں۔تو Please, I would request the honourable members in this House and the people who are watching the proceedings of this very august House, please stop down playing corona virus, please clear you minds and the narratives that is being built that is built about corona virus and please take it very seriously.

اس کے بعد ہمیں یہ پوچھنا ہے،ہم اپنے آپ سے بھی پوچھتے ہیں لیکن ہم حکومت سے یہ پوچھنا چاہیں گے کہ وہ کوروناوائرس کو کس طرح دیکھتی ہے کیونکہ ہم نے بہت mixed messages دیکھے ہیں۔ڈپٹی سپیکر صاحب آج کا اجلاس بھی کیونکہ Motion میرے سامنے پڑا ہے میں کوشش کرتی ہوں کہ میں کسی surface کو جو صاف نہ ہو اورمیرے ہاتھوں سے صاف نہ ہو اس کو ہاتھ نہ لگائوں تو میں اس پیپر کوہاتھ تو نہیں لگا رہی لیکن یہ Motion جو ہے وہ کہتا ہے کہ this House may discuss the situation arising out of current pandemic COVID-19 آپ کرسی پر بیٹھے ہیں آپ سے پہلے جو چیئرمین تھے ان کو بھی appreciate کروں گی،انہوں نے کوشش کی کہ debate کو کورونا پر رکھیں۔جو اس کرسی پر اس سیشن میں بیٹھا ہے اس کی یہ بڑی ذمہ داری ہے کہ اس debate کو کورونا پر رکھےplease یہ ضروری ہے۔کیونکہ ہماری سنجیدگی اس بات کی علامت ہے کہ پاکستان میں ہم اسے serious لے رہے ہیں۔اگر اس ہائوس میں ہم serious نہیں لیتے تو یہ reflect کرتا ہے کہ ہم پر بحیثیت قوم.So, this is most important

سر! اس وقت جو ہم نے اس حکومت کی پالیسی دیکھی ہے وہ reactionary پالیسی دیکھی ہے اورکیونکہ احسن اقبال صاحب نے یہ پوچھنے کی جسارت کی کہ آپ نے کوئی ایسی پالیسی ہم سے شیئر نہیں کی،ہمیں پیپر پر رکھ کر نہیں دکھائی۔ایک منسٹر کا میں نے tweet دیکھا ان کی پوری tweet تو میں پڑھوں گی نہیں ابھی ٹائم نہیں ہے تو انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نے کورونا پر وائٹ پیپر نہیں بنایا۔اگر بھائی ہم یہاں پر لڑنے نہیں آئے،آپ کے اوپر وائٹ پیپر نکالنے نہیں آئے،ہم تو آپ کا ساتھ دینے آئے ہیں،آپ کو سمجھانے آئے ہیں،آپ سے پوچھنے آئے ہیں،آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ کورونا وائرس کو serious لیجئے۔یہ وائٹ پیپر کا زمانہ نہیں ہے وہ بنیں گے اوربہت سارے کارناموں پر بن رہے ہیں but this is اب an emergency that we need to take very seriously that is پالیسی کیا ہے جو reactionary پالیسی اس حکومت کی ہے reactionary still in response to any and all action taken by one provincial government and that is the government of Sindh. That is very unfortunate. ایسا معلوم ہوتا ہے جس طرح کے حملے ہورہے ہیں،ایسا مجھے بلکہ مجھ سے کسی نے پوچھا،مجھے کسی نے فون کرکے پوچھا کہ آپ نیشنل اسمبلی میں بیٹھی ہیں یا سندھ اسمبلی میں بیٹھی ہیں؟ کیونکہ یہاں پر بات تو صرف سندھ اسمبلی کی ہوتی ہے،حملے ہوتے ہیں سندھ کے اوپر،آپ کو بھی جواب دینا پڑتاہے،debate جو ہے وہ around سندھ گورنمنٹ گھوم رہی ہے تو یہ ایک perception جاتی ہے whatever we do hereاور ہمیں یہ لگتاہے unfortunately اور میں یاد دلانا چاہتی ہوں اور میں اپنے بھائی عامرڈوگر کو بھی بتاناچاہتی ہوں کہ Sindh is no more a part of Bombay Presidency. It is a

very much a federating unit of Pakistan. So, we need to respect that federating unit.

جو امپارٹنٹ بات ہے،جس میں میں آپ کی مکمل توجہ چاہوں گی اور اس میں کیونکہ I am happy کہ بلوچستان کے ہمارے ساتھی نے ذکر کیا .that is the NFC Award Article 160 and 161 of the Constitution particularly talks about the composition the National Finance Commission.سر اس میں درج ہے کہ ممبران کون ہوں گے،اس میں درج ہے کہ procedure کیا ہوگا،جو 10th NFC Award کو constitute کیاگیا ہے ایک notification کے ذریعے،اس میں flaws بھی ہیں،اس میں غیر آئینی actions ہیں اور ہم ایک طرف تو ضرور اس با ت کو appreciate کرتے ہیں کہ 10th NFC constitute ہوا۔لیکن ہم گہرے افسوس کا اظہارکرتے ہیں کہ وہ notification غیر آئینی ہے۔جس طریقے سے اس میں ممبران کو رکھاگیا اور جو subjects اس میں ڈالے گئے ہیں وہ آئین کے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورونا پر بات کرلیں۔

شازیہ مری: سر !ایک provincial بات ہوئی تھی وہ آئین کی خلاف ورزی ہے تو اس غیر آئینی notification کو واپس لیاجائے اور fresh notification جاری کیاجائے۔ پھر سے میں آرہی ہوں کورونا کی طرف because I understand corona is most important and I believe in it.سربات ہوئی ہے سندھ کے حوالے سے بھی ہوئی ہے،دیگر صوبوں کے حوالے سے بھی ہوئی ہےتو مجھے یہ بتاتے ہوئے یہ خوشی تو نہیں کہ lockdown لگا پاکستان کے اندر۔لیکن یہ بتاناضروری ہے کہ پہلا lockdown اگر

پاکستان میں لگا تو وہ صوبہ سندھ میں لگا۔اس کے بعد یہ بھی اچھی بات تھی کہ اور صوبوں نے اس کو follow کیا اور کرناتھا this is important again. This idea, this perception, these messages غلط ہیں کہ lockdown نہیں لگناچاہیے تھاNDMAکے چیئرمین کی ایک recent statement یہ ہے کہ lockdown تو سخت لگنا ہی نہیں چاہیے تھا۔اگر اب اس طرح کے mixed messages ہوں گے تو وہ ہی ہوگا جو آج باہر ہورہاہے۔وہ ہی ہوگا جو کہ کل JPMCکراچی میں ہوا۔because آپ lead کرتے ہیں by examples and by strong statements اور اگر statements اس طرح کی ہوتی ہیںlockdown آپ کہتے ہیں کہ خراب ہے۔اچھا عمل نہیں ہے،چائنہ میں failہوگیا کرکے،یورپ کے ممالک کئی failہوگئے کرکے،دنیا کےا ور ممالک جہاں lockdown آئی ہیں وہ سب غلط کررہے تھے،ان سب نے غلط کیا ہے اور WHOغلط کارنامے ہمیں کرنے کو کہے۔ We have been following international practices and international recommendations. کوئی کام سندھ حکومت نے ایسا نہیں کیا جو اپنے تک کیا،اپنی مرضی سے کیا یا کوئی نئ چیز invent کی ہو؟سر اس کے بعدا آجائیں جو facilities قائم ہیں،یہ بھی اچھی بات ہے کہ پورے پاکستان میں ایک movement ایک paceنظر آتی ہے۔سندھ میں بھی اس پر بہت کام جلدی شروع ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جمعہ کا دن ہے آپ اب ختم کریں تقریر۔

شازیہ مری: Sir, quarantine centers and isolation facilities جو بنائی گئیں،سکھر کا quarantine center 2000 bedded اس کے بعد میں facilities بنی۔لیکن کراچی میں شروع میں تین isolation wards جو ہیں وہ بنائے گئے۔حیدرآباد میں،جام شورو میں سکھر میں اور اس کے علاوہ شہید بینظیر آباد،گمبٹ،خیرپور میں لاڑکانہ میں اور جو Expo Center کراچی کے اندر جو بارہ سو bed quarantine facility بنائی گئی۔اس کی capacity چھ ہزار تک جاسکتی ہے تو یہ priorities تھی جو ہم نے اپنے لیے set کیں اور یہ اچھی بات ہے کہ اور لوگ بھی اس کو follow کرتے رہیں۔یہ وہ چیزیں ہیں جو follow کرنے سے ملک کو فائدہ دیں گی۔ So, please copy good examples. There is no harm. سندھ کے چیف منسٹر brief کرتے ہیں وہ تقریباً رو زآتے ہیں update دیتے ہیں۔سندھ کے اندر update جو ہے وہ متواتر دی جاتی ہےbecause it is not آپ کے سوالات ہم جواب دے رہے ہیں۔اپنی accountability بھی ضروری ہے،یہ process transparent ہوناچاہیے۔

سر! اس کے بعد Coronavirus Emergency Fund سندھ میں سب سے پہلے قائم کیا،پانچ رکنی کمیٹی،جس میں تین اراکین private sector کے ہیں اور دو جو ہیں وہ government officials ہیں۔اب ان کا نام لینا کا ٹائم نہیں ہے۔مگر ان کے نام موجود ہیں۔اس کے بعد راشن بانٹا گیا۔ بھوتانی صاحب بھی بات کرچکے ہیں۔سندھ وہ واحد province تھا،جہاں ایک سسٹم کے ذریعے راشن بانٹا گیا۔کورٹ کے اندر ایک confusion ہوئی۔جس کو جاکر ہم نے face کیا اور وہ بات کلیئر ہوگئی۔لیکن وہ تھا کہ

مخالفت کرنی ہے تو ایک آنریبل جج نے کچھ کہہ دیا اور وہ بھی based on misinformation آج کل ہم misinformation کے دور پر چل رہے ہیں۔لیکن جب وہ misinformation clear ہوئی تو وہ بات ختم ہوگئی۔لیکن ہم نے یہ سوچا کہ نہیں،یہ بات کہہ دی گئی ہے تو گریبان پکڑو سندھ کا چاہے کورونا وائرس ہو،چاہے لوگ مررہے ہوں،چاہے ہم بربادی کی طرف جارہے ہوں۔لیکن پکڑو سندھ کو۔دو تین باتیں اور ہیں۔

سر ہمیں بڑا نقصان ہے۔جیسے میں نے پہلے کہا کہ جو سب سے بڑا نقصان ہے وہ دو باتوں سے ہے۔کورونا وائرس تو ہمارے لیے بہت بڑی وبا ہے جس کا ہمیں سامنا ہے۔لیکن جو بڑا نقصان ہے وہ mixed messaging اور یہ جو فضا بنائی جاتی ہے اشتعال انگیزی کی یہ دو ایسی چیزیں ہیں۔جس سے ہمیں نمٹنا پڑے گا اور ہمیں اس کے لیے solutions ڈھونڈنے پڑیں گے۔پہلے کے لیے solution تو یہ ہیں کہ narrative کو clear کرلیں اور میں narrative پر اگر آؤں تو Prime Minister of Pakistan کے narrative کی میں بات کروں گی۔جب کورونا کے دو کیسز 26 فروری کو آتے ہیں تو پہلی میٹنگ جو بلائی جاتی ہے اور یہاں پر کہاجاتاتھا کہ ہم بہت proactive تھے تو پہلی میٹنگ بلائی جاتی ہے تیرہ مارچ کو which is exactly 15 days after those two cases جو رپورٹ ہوتے ہیں۔پھر ان کا پہلا خطاب آتاہے سترہ مارچ کو yet again وہ دن تھا جب پاکستان میں 238 لوگ infect ہوچکے تھے وہ پہلا خطاب وزیراعظم کا اس دن ہوا۔ So, I am just trying to understand کہ یہ pace جو تھی how difficult was for our government to understand that corona has hit Pakistan when it had hit other countries much before us.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے بہت لمبی تقریر کردی ہے۔ابھی آپ کو سولہ منٹ ہوچکے ہیں۔

شازیہ مری: میں ختم کرتی ہوںinformation جو provide ہورہی تھی وہ بھی بہت mix تھی۔سرا س کے بعد اب جو ایک بڑا مسئلہ ہے وہ ہے food security کا۔ٹڈی دل جس نے ہم پر حملہ کیا ہوا ہے۔پورا ایک سال لگ گیا ہے اس ایوان میں چیختے رہے کچھ نہیں کیا فیڈرل گورنمنٹ نے۔ایک وبا ہمیں health crisis کی شکل میں ملی ہے۔دوسرا crisis ہمیں food کا اللہ نہ کرے ملے۔ہوش کے ناخن لیں اور locust جیسے اس challenge سے نمٹنے کے لیے کمرکس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ڈاکٹر بابراعوان صاحب۔آپ کی تقریر مکمل ہوچکی ہے۔میں نے آپ کو دو تین دفعہ کہا،پورا موقعہ دیا تھا آپ کو،آپ دوسری چیز پر آگئی ہیں، خود کہا ہے موضوع کوروناہے اور کورونا پر ہی بات کرنی ہے۔ڈاکٹر بابراعوان صاحب۔

جناب ظہیر الدین بابراعوان: جناب سپیکر! آپ میری تقریر میں سے ایک منٹ ان کو دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شازیہ مری صاحبہ۔

شازیہ مری: افسوس ہوا کہ آپ کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ locust is linked to food security and food security is linked to the crisis that we are moving towards. Please سمجھنے کی کوشش کریں،ٹڈی دل اگر آپ کو

ابھی سمجھ میں آرہاہے۔Sir, way forward میں آپ کو یہ کہوں گی،کیونکہ ہم نے شروع میں ایسا contain نہیں کیا جیسے کرناتھا۔ میں blunders میں نہیں جارہی ہوں۔میں گنوا سکتی ہوں،سب نے گنوائے ہوئے ہیں۔پلیز نہ کہیں کہ نہیں ہوئے۔mitigate ہم نے کچھ حد تک کیا، جس میں صوبوں کا رول تھا، سندھ کا بہت اہم رول تھا اور Thar میںmitigationمیں مدد ہوئی۔اب میں حملے کسی پر نہیں کررہی ہوں اور آپ پھر بھی مجھے بات نہیں کرنے دیتے۔ Sir, now, the virus is spreading and we all accept; its spreading. We all, this is the time when we need to unite against the virus. We need uniformity in policy. یہ میری ہیں۔ suggestions We need to stop mix messaging and we need to clear this mis-conception that it's a normal or regular fever. We need to strengthen our hospitals. We need to strengthen the healthcare system, the capacity of healthcare. سندھ کے اندر مثالی dialogue ہوا ہے۔traders کے ساتھ ہوا ہے politicians کے ساتھ ہوا ہے،political parties کے ساتھ ہوا ہے،سر یہاں پر تو ہمیں وہ لوگ درس دیتے ہیں traders کا بتاتے ہیں،اب کیا کریں۔کراچی تو وہ شہر تھا جہاں آج traders بات کررہے ہیں،ایک زمانے میں پرچیاں ملا کرتی تھیں traders کو۔سو یہ باتیں ہم نے بیٹھ کر صبر سے سنی ہیں صرف کورونا کی وجہ سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

شازیہ مری : سر! اب یہ two, three more recommendations سر فیڈرل گورنمنٹ کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ ensure کریں اور provinces کے ساتھ مل کر ensure کرے، کیونکہ provinces آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اس میں، provinces کے ساتھ مل کر ensure کریں that every frontline worker has Personal Protective Equipment. We need the federal government like I said to first to stop the, to fix its messaging and device one national cohesive uniform policy to fight corona. We need to know what the government wants to do. We don't really know the reactions they don't tell us. You need to tell us. Come up with the policy and a strategy. We need the federal government to act like a government and not like a spectator. اللہ تعالیٰ ہمیں اس وباء سے بچائے،اللہ تعالیٰ اس موقع پر ہمیں اس وفاقی حکومت کی نا اہلی سے بھی بچائے۔بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔جی ڈاکٹر بابر اعوان صاحب۔

جناب ظہیر الدین بابر اعوان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ Thank you, Mr. Speaker! As prominent of this Motion I will try to deal four points only. اسد عمر صاحب اس کمیٹی کو head کرتے ہیں جو ساری details ان کے پاس ہیں،اس لئے مناسب ہوگا کہ باقی ٹائم میں ان کو دوں۔ مجھے دو باتیں as fair comment right in the beginning I must share with the House. ایک تو یہ کہ یہ COVID-19 specific Session عمومی طور پر COVID-19 specific ہی رہا۔جو political rhetoric ہے حسب ضرورت، نظریہ ضرورت،اس میں

جانے کی ضرورت نہیں ہے۔لیکن جتنی ورائٹی آتی ہے اور divergence آتی ہیں مختلف تجاویز کے اندر سے،اور مختلف تقریروں کے اندر سے،اس میں سے roadmap نکالا جاسکتا ہے not only that I am sitting here and I have been taking notes. The Secretary of Parliamentary Affairs along with five other experts; they are designated to sit in my chamber which is chamber No.113 and everybody is taking notes. I assure this honourable House that whatever suggestions have come, ہم وہ ساری suggestions اسد عمر صاحب خود سنیں گے،اس کے علاوہ باقی ادروں اور باقی جگہوں پر ہم ان کو پہنچائیں گے۔مجھے یہ کہنے میں بھی کوئی عار نہیں ہے۔کہ اس ملک میں خواتین کی آبادی is about 51% اور یہاں تین خواتین نے جو بات کی۔ہماری بہنیں زاہدہ صاحبہ، عالیہ ملک اور شازیہ صاحبہ نے۔ان کی تقریروں میں political rhetoric کم تھا اور تجاویز زیادہ تھیں۔اس کے ساتھ ہی جو تجاویز آئیں،مثال کے طور پر حیدر ہوتی صاحب نے دیں،ابھی احسن صاحب نے کہا health infrastructure اور جو کمیٹی کے اندر ہماری میٹنگز ہوئیں دونوں ہاؤسز کی۔نو دفعہ کمیٹیز ملی ہیں۔اور ان کے اندر briefings بھی ہوئیں۔اور وہاں جو سپیشل اسسٹنٹس پرائم منسٹر کے ہیں،تین بار انہوں نے مختلف کمیٹیز کے اندر جاکر briefing دیں۔اور اس کے بعد جب یہ ایوان اس سیشن کو ختم کرکے اٹھے گا۔اس کے بعد درمیان میں ایک سیشن منعقد کریں گے بجٹ سیشن سے پہلے اور اس سیشن سے پہلے بھی جو recommendations آئیں گی اس کے اوپر اگر کوئی چاہے گا کہ اس کو بریفنگ دی جائے،تو جو ہیلتھ کے SAPM ہیں ہم ان کو ابھی سے کہہ دیتے ہیں کہ وہ اس کی تیاری کریں۔This is No.1

There are two more things which I will touch, Mr. Speaker!پہلا تو یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں مشاور ت کا نتیجہ ہی تھا کہ یہ ایسی وباء آئی کہ جس کےلئے ہمارے دو بارڈرز attach تھے۔ایک گلگت بلتستان میں سے،اور دوسرا بارڈر ہمارا ایران کے ساتھ تفتان میں سے۔اور یہ قومی اداروں کےلئے میں سمجھتا ہوں کہ حرف سپاس پیش کرنا چاہیے پرائم منسٹر کی قیادت میں،این ڈی ایم اے کی قیادت میں،ہیلتھ کا سارا عملہ،اور ہیلتھ کی جتنی بھی اتھارٹیز ہیں ان کی قیادت میں and I am not talking of the, only of the federal government. I am talking of the federation at totality, at entirely, largely. ان سب نے بڑی ہمت کی ہے۔اس لئے کہ اس کورونا کا خوف اس قدر ہے کہ جائزطور پر لوگ social distancing جن کو سمجھ ہے ابھی وہ کررہے ہیں۔اور خدا نہ کرے کہ اس میں کوئی اضافہ ہو۔میں دو ایشوز، جو یہاں odd tag کیے گئے۔ان میں سے پہلا اٹھارھویں آئینی ترمیم کا ایشو ہے۔ اٹھاروی آئینی ترمیم کے حوالے سے میں گورنمنٹ کی پوزیشن بھی آپ کے سامنے رکھوں گا۔

(مداخلت)

جناب ظہیر الدین بابر اعوان : یہ کسی کی طبیعت خراب ہوگئی ہے؟عامر صاحب آپ دیکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ منیر اورکزئی صاحب کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی ہے۔ میں سارجنٹ اور تمام ممبران سے کہوں گا کہ ڈاکٹر کو کال کریں۔فوری طو رپر ڈسپنسری سے ڈاکٹر کو بلائیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے ڈاکٹر صاحب آرہے ہیں۔پیغام دے دیا ہے۔جی بابر اعوان صاحب۔

جناب ظہیر الدین بابر اعوان: سر! اٹھارھویں آئینی ترمیم کے حوالے سے یہاں بات ہوئی۔تو میں گورنمنٹ کی پوزیشن ایوان میں رکھنے سے پہلے،آپ کو آئینی ہسٹری پر صرف چار جملے آپ کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں۔پورے ایوان کی توجہ کے لئے۔1973ء کے آئین کو 12 اپریل 1973ء کے دن ہم نے اپنے اوپرadopt کیااور پاکستان میں لاگو کیا۔12 اپریل کے ایک سال اور 8 دن کے بعد جو 1973ء کے آئین کے founding father تھے شہید بھٹو۔انہوں نے پہلی ترمیم اس آئین کے اندر کی 4 مئی 1974 ء کو۔اور ساتویں ترمیم کی 16 مئی 1977ء کو۔یہ پہلا landmark ہے جو ہماری آئینی تاریخ کا،وہ میں نے آپ کے سامنے رکھا۔پھر 16 مئی 1977ء کے بعد ایک supra-Constitutional دور آگیا۔ جس کے بارے میں،تفصیل میں جانے کی بجائے،اتنا کہنا کافی ہوگا کہ پھر یوں ہوا کہ

ہم پر ایک دیوار آ گری

یہ دیکھ نہ سکے پس دیوار کون تھا

یہاں سے ہم شروع کرتے ہیں۔نومبر 1985ء میں آٹھویں ترمیم اور پھر ایک landmark آتا ہے 8 اپریل 2010ء کو۔جب اٹھارھویں آئینی ترمیم کا بل پاس کیا دونوں ہاؤسز نے متفقہ طور پر۔میں لاء منسٹر تھا۔پی پی پی کی گورنمنٹ تھی،اور رضا ربانی صاحب اس کمیٹی کے چیئرمین

تھے۔ہم نے مل کر اس کو steer کیا دونوں ہاؤسز میں۔اور اس کے بعد کی تاریخ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ ا س ہاؤس نے دو کام کیے۔ ایک آئینی ترامیم کیں اور دوسرے آئینی ترامیم کے بل جو آپ کے پاس جناب سپیکرpending ہیں جو آئینی ترامیم ہوئیں 8 اپریل 2010 کے بعد 22 دسمبر اسی سال 19 ویں آئینی ترمیم ہوگئی۔اور اس کے بعد میں اگلے لینڈمارک پہ چلا جاتا ہوں باقی تفصیل میں نہیں جاتا اور وہ یہ ہے کہ اگلا لینڈمارک آتا ہے 31 مئی 2018 کو جب جو erstwhile FATA ان کاmerger کیا گیا province of KPK میں اور اس کے بعد بھی 13 مئی 2019 کو ایک اورTribal Districts کے حوالے سے ہی آئینی ترمیم ہوئی- اس دوران دو دفعہ آئینی ترمیم ہوئی فوجی عدالتوں کے قیام کی ایک دفعہ اور ایک دفعہ ان کے تسلسل کو قائم رکھنے کی۔اس کے باوجود کہ لیاقت حسین کیس میں nineties والی فوجی عدالتوں کو ملک کی اعلی ترین عدلیہ نے غیر قانونی قرار دیا گیا تھا۔ لیکن کیونکہ APS کا سانحہ ایسا تھا اس کے بعد ملک میں امن و امان کو اور لوگوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے یہ ترامیم کی گئیں۔

میں آپ کے ریکارڈ کی طرف چلا جاتا ہوں میرا گلا نقطہvery short آپ کے ریکارڈ کے مطابق جناب سپیکر! اس وقت قومی اسمبلی میں حکومت کی جانب سے لائے ہوئے جو آئینی ترمیمی بل ہے وہ تین pendingہیں۔ان کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے اور ساری جو اپوزیشن کی جماعتیں ہیں ان میں بڑے بڑے نام ہیں۔ میرے لیے سارے نام برابر ہیں اس لیے کہ اللہ تعالی کی نظر میں سارے انسان برابر ہیں۔ ساری اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے ۲۶آئینی ترمیم کے بل 18ویں آئینی ترمیم کے بعد pending ہے۔ یہ سارے بل ٹھیک ہیں ان کو پاس نہ

کرنا، کرنا یہ ایوان کا فیصلہ ہوگا۔ اس لئے ٹھیک ہیں کہ آئین کے آرٹیکل 238 اور 239 کے مطابق آئین میں ترمیم کی گنجائش موجود ہے اور صرف ایک جگہ گنجائش نہیں موجود جو پابندی لگائی گئی ہے۔وہ یہ ہے کہ آئین کے Article 227 Clause (2) میں لکھا ہوا ہے کہ جو اللہ کے قوانین ہیں۔اللہ تعالی کے ارشادات کی صورت میں کلامی الہی کی صورت میں قرآن حکیم میں اور رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم پہ ہماری ہزار جانیں قربان۔ آپ کی حدیث شریف کے حوالے سے کوئی قانون سازی جو اس سے متصادم ہے وہ نہیں ہوسکتی۔ Now, I am coming to the statement اس وقت جب میں آپ سے بات کر رہا ہوں فیڈرل گورنمنٹ کی کسی ٹیبل پر اٹھارھویں آئینی ترمیم کے حوالے سے کوئی فائل موجود نہیں ہے۔کوئی بل موجود نہیں ہے۔ کوئی ڈرافٹ موجود نہیں ہے۔اور مجھے بڑی خوشی ہوئی جب دوسری طرف سے فاضل ممبران کہہ رہے تھے کہ ہم اس پہ بات کرتے ہیں۔یقیناً بات کریں گے کیونکہ یہ two third majority سےجب بھی ضرورت پیش آئی ہم COVID-19 میں سے نکلے۔ ان مشکل حالات سے قوم آگے بڑھ گئی اور لوگوں کی صحت اور سلامتی کو خطرہ نہ رہا۔تو ظاہر ہے جب اتنی ترامیم پہلے ہوئی ہیں اور اورسولہ بلز جو pendingہیں۔سینیٹ آف پاکستان میں ان سب کو consolidate کرکے کمیٹی بنائی جاسکتی ہے جو کمیٹی دیکھےdebate کرے recommendationsلائے اور اس کے مطابق ہم آگے چلے گے۔

دوسرے قانون یہ آخری بات میں کرنے لگا ہوں۔دوسرا قانون یہ کہ جناب نیب آرڈیننس اس پہ بھی چار لائن ہیں تاریخ کی۔ پہلا اسحاق خان ٹریبونل بی بی کا احتساب ہوا دوسرا ۱۹۹۶ء کا لغاریOrdinance ان کے دور میں آیا Presidential Ordinance

1996کا بی بی کا احتساب ہوا۔ ۹۷ءمیں نواز شریف صاحب کو گورنمنٹ ملی۔ two third majority کے ساتھ پھر بل آیا احتساب ایکٹ۹۷ء اور جسٹس مجدد مرزا صاحب کی جگہ ایک سینیٹر صاحب احتساب کے انچارج تھے۔ پھر بی بی کا احتساب ہوا۔اس کے بعد جنرل مشرف کے دور میں ایکsupra Constitutional ایک ایسا قانون بنا کہ 20 سال تک یہ ایوان یہ پارلیمنٹ، یہ سینیٹ یہ نیشنل اسمبلی اس نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر کسی کیwish listپہ احتساب بند نہیں کیا جا سکتا۔ میری ہو یا کسی اور کی ہو،حکومت کی ہو یا اپوزیشن کی ہو۔لیکن جو reasonable amendments ہیں ان کوconsider کرنے کے لیے آپ کی حکومت ہر وقت تیار ہے۔اس کے لئے بات کرنے کے لئے ہمارے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔

آخری بات یہاں یہ بات کی گئی کہ جناب کوئی مشاورت نہیں ہوئی۔ !اور جناب سپیکر پاکستان کا سب سے بڑا اور مسلسل مشاورتی سلسلہ مثلاً صدر ہاؤس کو ہم سمجھتے تھے فوٹو کھنچوانے کے لیے ہے 14 اگست کو۔ صدر نے سارے علماء کو ساری مساجد کے اماموں کو،آپ کے صدر نے جو جہاں پر مجلسے عزا پڑھی جاتی تھی وہاں سے لے کے جہاں جلوس نکلتے تھے سب کو میں لیا اور ان علماءمشائخ پیرحضرات ان کے مشورے سے ہم نے جو confidence کے NDMA دیا اس پر عمل ہورہا ہے اس وقت ایک۔دوسرا تین کمیٹیاں ہیں roadmap علاوہ ہیلتھ کے علاوہ اسد عمر کمیٹی کے علاوہ جو مسلسل کام کر رہی ہیں۔ یہاں سے مجھے وہ توقع ہے جو ہم نے ان سب ان میٹنگوں میں نو میٹنگوں میں کہا کہ قوم اس پارلیمنٹ کی طرف دیکھ رہی ہے۔ آج اجلاس ختم ہو رہا ہے قوم اب بھی اس پارلیمنٹ کی طرف بھی دیکھ رہی ہے اس

لیے کوئی اچھی خبر یا کوئی اطمینان کی خبر اب ہم اس وقت اگر نہیں دے سکتے۔تو امید کی خبر قوم کو ضرور دینی چاہیے کہ اپنے ذاتی گروہی،سیاسی ان مفادات کے اوپر اٹھا کر یہ پارلیمنٹ ان کے لیے قانون سازی کر کے اپنا فرض ادا کریگی۔Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر : بہت شکریہ جی۔ جناب صلاح الدین ایوبی صاحب۔

جناب صلاح الدین ایوبی : کرورنا پہ بہت سی بحث ہوئی۔میں اس وقت جو بات کر رہا ہوں شاید اس کی طرف میری موجودگی میں کسی نے بات نہیں کی۔ احتیاطی تدابیر من حیث القوم ضروری ہے۔لیکن سبب کیا ہے۔ سبب کی طرف کسی نے اشارہ نہیں کیا۔میرے خیال میں اس وقت پوری دنیا اور ملک خداداد پاکستان جو اس وباء کی لپیٹ میں ہے۔اس کا سبب ہماری بغاوت ہے۔ہم اپنے رب سے باغی ہیں۔ تو اس وقت احتیاطی تدابیر کے ساتھ ساتھ ہم نے اللہ کی طرف توجہ،استغفار،توبہ،اپنے گناہوں پر ندامت یہ کرنی چاہیے۔ کسی نے حضرت موسی علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر یہ آسمان کمان ہوجائیں اور یہ ساری ستارے یہ تیر ہوجائیں اور مارنے والا رب عظیم ہو۔تو پھر بچنے کی جگہ کہا تو حضرت موسی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا تو پھر شکاری کے نزدیک شکاری جب تیر مارتے ہیں تو دور کے آدمی کو مار دیتے ہیں۔تو پھر اس وقت جو پوری دنیا اور خصوصاً پاکستان بھی اس وباء، اس عذاب کی لپیٹ میں ہے تو ہم نے اپنے گناہوں پہ توبہ کرنی ہے۔اور ایک بات میں تین دن سے سنتا ہوں مجھے حیرت ہوتی ہے سیاست نہیں کرنی چاہیے۔اس لفظ کے بجائے یہ بولا جائے کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولنا اور ہم نے الزام تراشی نہیں کرنی اور ہم نے نا انصافی اور ظلم نہیں کرنی۔سیاست تو انبیاء کا کام ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر : میری تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ فاصلہ رکھیں اور غور سے تقریر سنیں۔

جناب صلاح الدین ایوبی : بنو اسرائیل قصص الانبیاء ہو۔سیاست انبیاء کا کام ہے۔سیاست جھوٹ نہیں ہے۔یہ جو ہم یہاں پہ موجود ہیں اسی سیاست کی نیتجے میں یہاں لوگ بولتے ہیں ہم نے سیاست نہیں کرنی۔ نہیں اس کے بجائے یہ بولا جائے کہ جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔میں بہت احترام سے ہمارے محترم وزیر صاحب سے شاہ محمود قریشی صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ انہوں نے انہوں نے اتناfigure بتایا لیکن میرے قلعہ عبداللہ کے باہر ملک خصوصاً دوبئ میں جو لوگ موجود ہیں ہزاروں میں اور وہاں پہ ان سے مطالبہ یہ ہے کہ وہ دوبئ کی کونسل سے بات کی جائے اور وہاں دوبئ سے لائے جائیں۔Fly Dubai, Air Arabia جہازوں کو اجازت دی جائے یہ اس وجہ سے انہوں نے return ticket لیا ہے۔ اگر ہماری پی آئی اے میں وہ آئے پھر دوبارہ ا س سے پیسے لیتے ہیں۔ ہمارے وزیر صاحب نے کہا ہےکہ وہ وزٹ ویزے پہ ہے، جس کا ویزہ ختم ہوا ہے،ہمارے جو لوگ ہیں وہ وزٹ پہ بھی ہیں،ویزے بھی ختم ہوئےہیں،خرچہ بھی ختم ہوا ہے۔ جناب ! میں سمجھتاہوں کہ اس ملک خدادا پاکستان کے لیے رات دن دعائیں دیتےہیں اور اس وقت لوگ اس میں وباء کےسبب کچھ لوگوں کی طرف اشارہ کرتےہیں جیسے وہ دین کی تبلیغ کرتےہیں،دین کی دعوت دیتےہیں اور اس ملک خداداد کے لیے رات دن دعائیں دیتےہیں۔میں سمجھتاہوں کہ یہ بہت نا انصافی ہے۔ جناب سپیکر! اسلم بھوتانی صاحب نے بلوچستان کے حوالے سے بات کی میں بھی ان سے متفق ہوں کہ بلوچستان کی حکومت جو غریبوں کی چیزیں ہیں،وہ انصاف سے عدل نہیں تقسیم نہیں کر رہےہیں۔یہ میری

نہیں اسلم بھوتانی صاحب نے بات کی ہے۔میں بھی متفق ہوں۔شاید آپ بھی ان سے متفق ہیں۔

شاہ محمود قریشی صاحب سے میرا پر زور مطالبہ ہے کہ دبئی میں خصوصاً ہمارا قلعہ عبداللہ کوئٹہ کے لوگ موجود ہیں،قرنطینہ سینٹر کوئٹہ میں بھی ہیں،چمن میں بھی ہیں اور ان لوگوں کے پاس خرچہ بھی ختم ہے۔ائیر عربیہ کو اجازت دی جائے اور اس پہ بات کی جائے۔ میں ان سے ابھی پوچھتاہوں کہ اس کے بارے میں انہوں نے کیا کیا ہے؟ یہاں پہ غلام سرور صاحب نے figure بتائے۔میں بتاتاہوں کہ قلعہ عبداللہ،کوئٹہ،پشین،ژوب کے بارے میں انہوں نے کیا کیا اور ڈائریکٹ کوئٹہ کے لیے فلائٹ منظور نہیں کر رہے ہیں۔ میری پر زور مطالبہ ہے۔ شاید آپ بھی میرے ساتھ ہوں۔ ہمارے ساتھ بلوچستان کےلوگ ہیں۔وہاں پہ ائیر عربیہ جہاز منظور کیا جائے۔دوسری اہم بات کہ ہمارا بارڈر بند ہے صرف سبزیات کے بارے میں اور میں کہتاہوں کہ اس کے بارے اجازت ہو جائے۔سبزی وہاں پہ لے جاتے ہیں،پورا کاروبار تباہ ہے، سارے علاقے کا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر فہمیدا مرزا صاحبہ

وزیر برائے بین الصوبائی رابطہ(ڈاکٹر فہمیدہ مرزا): سپیکرصاحب! آج یوم علی بھی ہے اور کچھ ایسے حالات اور میڈیا پہ میں جو اس وقت دیکھ رہی ہوں۔د و اجلاسو ں میں میں نے دیکھا۔ میں ان کےالفاظ یہاں پہ بولنا چاہوں گی the disease of the heart is worse than the disease of the body. یقیناً پوری دنیا میں پھیلا ہوا pandemic جو ہمارے اجسام کو ضرور affect کر رہا ہے لیکن جو نظر آیا اس صورت حال میں کہ

ہمارےpersonal agendas، ہمارے interests ہماریego اور بے حسی۔ سپیکرصاحب! نہ ہمیں اپنے بارڈرز پہ ہوتی ہوئی violation نظر آرہی ہے،نہ ہمیں اپنے ملک میں جو غربت ان حالات میں بڑھ کے کہاں پہنچ گئی ہے، وہ چیخیں،وہ بھوک سے بلکتے بچے نظر آرہے ہیں،نہ ہمیں اپنے کشمیری بہن بھائیوں کی آوازیں سننے میں آرہی ہیں اور اتنا رسک لے کے جو ہم سب جتنے بھی virtual Sessions ہوئے اس میں بھی physically موجو د رہی اور یہاں بھی میں آتی رہی۔میری نظر میں پہلے اس pandemic سے زیادہ ضروری ہے کہ ہم اپنے دلوں کے مرض اور جو روحوں کے مرض ہیں انہیں address کریں اور ایک بے حسی سے اوپر آکے جو اس وقت گلوبل صورت حال یا pandemic یا جو challenges ملک کے ہیں چاہے وہ economic front پہ ہوں،ہیلتھ کے حوالے سے ہوں یا ہماری دہشت گردی جیسے ہوں،ادھر فوکس کرنے کی ضرورت تھی۔

سپیکرصاحب! میں نے سوچا تھا کہ نہیں بولوں گی لیکن نہ بولنا بھی گناہ ہے اس لیے میں آج بول رہی ہوں۔ بہت ضروری تھا کہ ہم ایک قوم ہو کے اس پہ فیصلے کرتے۔نہ صرف لاک ڈاؤن کو ایک شیلڈ بنا کے اور اس کے پیچھے اپنی کمزوریاں اور لوگوں کا فوکس ان چیزوں سے ہم ہٹاتے رہے۔ میں quickly ان recommendations پہ آنا چاہتی ہوں۔ لاک ڈاؤن ایک شارٹ ٹرم کے لیے ہوتا ہے۔ لاک ڈاؤن علاج نہیں تھا، لاک ڈاؤن کا مطلب یہ تھا کہ آپ کو وہ ٹائم مل جائے جس میں آپ اپنی capacities اپنی capabilities کےاوپر فوکس کریں کیونکہ اس pandemic نے نہ صرف پوری دنیا کو expose کیا ہے تو ہم ظاہر بہت پیچھے تھے۔ہمارے ہیلتھ کے حوالے سے،ہماری غربت کے حوالے سے اور بھوک کے حوالے سے

جو یہاں پر صورت حال تھی اور economic challenge جتنا بڑا تھا وہ کھل کے سامنے آہی گیا ہے۔

اس کے لیے ضروری تھا کہ ہم مل کے ایک پہ فوکس کرتے۔لاک ڈاؤن نے آپ کو موقع دیا،صوبوں نے اپنی capacity build کی چاہے quarantine کے حوالے سے، ہسپتال کے حوالے سے ہو یا ان vulnerable segments کو address کرنے کے لیے ہو کہ ہمیں موقع دیا کہ ہم اپنی capacity build کریں اور الحمد للہ ہر صوبے نے بھی فیڈرل گورنمنٹ کی آج capacity کئی گنا بہتر ہے اور ہم اسے address کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

سپیکرصاحب! سب سے پہلے awareness ضروری ہے۔ میں سیدھا recommendations پہ آؤں گی۔ بہت ضروری تھا کہ ہم awareness چاہے صوبائی حکومتیں ہوں یا فیڈرل گورنمنٹ ہو کہ ہم زیادہ سےزیادہ لوگوں کو educate کریں کیونکہ یہ مرض کوئی ایک ہفتہ،دس دن مہینہ،یہ کہہ رہےہیں دو سال رہے گا۔یہ اب شاید life style اس کے مطابق awareness, adaptability and during this کہ ہمارے ہیلتھ سیکٹر کےاوپر کیونکہ آنے والا بجٹ جس کا سارا فوکس ہمیں اب یہ دیکھنا ہوا کہ COVID 19 کےحوالے سے کہ ہم اپنیhealth capacity کو بھی فوکس کریں،اس کےاوپر ہیلتھ سیکٹر کےاوپر فوکس کریں اور اس کےساتھ social safety net پہ فوکس کریں۔ میں فیڈرل گورنمنٹ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کیونکہ یقیناً BISP پہ اگر 4.5ملین

تھے تو آج ایک کروڑ بیس لاکھ خاندانوں کو اس کےذریعے ایک احساس کرتے ہوئے ان لوگوں تک آج وہ پیسے پہنچے ہیں۔

یقین مانیے میرے حلقے میں آج اگر ایک لاکھ سے اوپر جہاں کوئی مدد نہیں آرہی تھی تو یہ بہت بڑا relief ہے اسی قسم کی چیزیں ہمیں اپنے بجٹ میں دیکھنی پڑیں گی۔ سپیکرصاحب ! یقیناً انڈسٹری کے حوالے سے ایک economic stimulus دیا گیا ہے۔ daily wagers اور یقیناً کہ جو ہمارے employees ہیں کہ جو adhoc پہ ہیں،contract پہ ہیں کہ ان سب کو ہمیں اس میں accommodate کرنا ہوگا اور آگے دیکھنا ہوگا کہ آئندہ آنے والے حالات میں ہم ان کے ساتھ کیسے تعاون کریں گے۔

سپیکرصاحب! حکومت یقیناً different committees اور different forums کےذریعے ان چیزو ں پہ فوکس کر رہی ہے۔ میں چاہتی ہوں کیونکہ ملک میں challenges آتے رہےہیں اور ملک میں آئیں گے۔ ایک challenge ختم ہوگا تو آپ کےلیےدوسرا challenge ہوگا۔ آج اس ملک کی ضرورت ہے کہ یہاں cooperative federalism ہونا چاہیے۔ سپیکرصاحب! ایک بڑے senior تھے اور بڑے سیاستدان جن کی میں بہت عزت کرتی ہوں۔ انہوں نے ایک بات کہی کہ ریاست ہو گی ماں جیسی۔ آج اس ریاست کا کیا حال ہے؟ after NFC , divisible pool اس کےبعد آج اس ریاست کا اس ماں کا حال یہ ہےکہ اس نے کہا میں ساٹھ فیصد اپنے بچوں کو دے دیتی ہوں جس میں آپ اپنی تعلیم کو دیکھیں،اپنی صحت کو خود دیکھیں اپنی سپورٹس کو دیکھیں climate کو دیکھیں اور law and order دیکھیں۔اس ماں نے 12 سال ریاست نے وہ ان بچوں کے حوالے کیا

اور کہ آپ کے لیے ہوئے قرض میں اتاروں گی اور میں قرض لوں گی اور میں آپ کے وفاع کے لیے اور آپ کے defence کے لیے میں ذمہ لوں گی۔آپ کی فارن پالیسی کے لیے میں ذمہ لوں گی۔تو سپیکر صاحب اس ماں نے جس نے نکال کر سب کچھ آپ لوگوں کو دے دیا اور پھر کہتے ہیں کہ پوچھے بھی نہیں کہ 12 سال میں ہم نے کھربوں روپے ہیلتھ ایجوکیشن اور اس نے کہاں خرچ کیے اور آج پھر کہتے ہیں کہ اس ریاست کی ضرورت ہے کہ وہ آ کر address کرے۔آج پھر وہ ماں اگر جاتی ہے اور مانگتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ گھر گھر جا کر بھیک مانگ رہے ہیں آپ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اگر اس ماں کو اس ریاست کو اگر کہیں جانا پڑ رہا تھا یا جانا پڑتا ہے تو آپ کا کام تو یہ تھا کہ اس cooperative federalism کے تحت آپ مشورے دیتے یہاں پر۔

یہ جو سیشن چلے ہیں آپ کے مشورے آنے چاہیں تھے کہ G20 میں جا کر آپ یہ بات کیجیے۔آپ کو ضرورت ہوتو ہم بھی چلیں گے آپ کے ساتھ۔آپ کو bilateral debts پر کہیں اگر ریلیف لینا ہے تو ہم آپ کے ساتھ چلیں گے۔آپ کو آئی ایم ایف کے پاس کرنا ہے تو ہم آپ کی مدد کے لیے آئیں گے۔ یہ ہونا چاہیے تھا under cooperative federalism سپیکر صاحب آئین میں Article 25-A جو ایجوکیشن کی بات کرتا ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں اس ایوان میں کیونکہ it is a state responsibility کہ یہ آپ کا constitution کہتا ہے کون سا میکانزم ہے کہ state یہاں بیٹھ کر میرے حلقے میں احمد راجوں ترائی کے وہاں کے بچوں کو کیسے تعلیم میں دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : کورونا وائرس پر آ جائیں اور اس کے بارے میں آپ اپنی تجویز دیں۔ ٹائم کم ہے نماز کا وقت ہے میں نے اور لوگوں کو بھی speech دینی ہے۔

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا: سپیکر صاحب! میں ایک former Speaker ہوں اور پلیز مجھے اس طرح interrupt نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔مجھے پتہ ہے بالکل جی۔

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا: اور میں کوئی irrelevant بات نہیں کر رہی ہوں کیونکہ یہ COVID 19 اسی کا ہی ہے۔اگر ہیلتھ نہیں ہے تو ریاست سے توقع کی جا رہی ہے اور ریاست کے پاس کیا solution ہے کہ under cooperative federalism چاہے CCI یا آپ کا Article 156 which speaks of National Economic Council اس National Economic Council میں بیٹھ کر کیونکہ آج جب یہ کہا جاتا ہے کہ ہماری مدد کو نہیں آئے تو وہ فورم ہے آیئے آپ ان فورمز پر اپنے نیشنل اکنامک کونسل جو کہ کہتا ہے کہ آپ نے ایسی پالیسیز بنانی ہیں جہاں پر ہیلتھ کوکریں گے جہاں آپ ایجوکیشن کو کریں گے جہاں آپ نے less-developed areas کو address کرنا ہے۔ سپیکر صاحب یہ irrelevant باتیں نہیں ہیں جن کو Constitution کا آج یہاں پر اٹھارھویں ترمیم کی بات ہو رہی ہے وہ اس لیے ہو رہی ہے کہ آپ نے ہیلتھ اور ایجوکیشن کو میرے حلقےتک پہنچانا ہے اور اس کا کیا ذریعہ ہے۔کیا آپ فیڈرل گورنمنٹ کو کہہ دیں کے اس کی responsibility نہیں ہے۔ہے under National Economic Council ان کو وہ interest دیکھنے ہیں اور یہ صوبوں کو دیکھنا ہے۔ سپیکر صاحب ایک ایک لفظ میرا

COVID 19 کا حل دے رہا ہے وہ اس challenges کا حل دے رہا ہے جو آنے والوں وقتوں میں آپ کے لیے این ایف سی ہو اور آپ کے لیے آپ کی سیکیورٹی ہو کیونکہ اگر آپ کو جو اکنامک چیلنج ہے وہ بہت بڑا ہے اور جو direct affect کرتا ہے ایک ملک کی سیکیورٹی کو۔اگر اس ملک کوsecure کو کرنا ہے تو ایک ہی طریقہ ہے under cooperative federalism اور یہ الزام تراشیاں اور اس سے ہٹ کر کیونکہ یہ چیزیں ہمارے constitution میں موجود ہیں۔

میں آخر میں کیونکہ اٹھارھویں ترمیم ہو یا کوئی ایک آرٹیکل ہو مجھے حل چاہیے 25-A میرے حلقے میں ایجوکیشن کیسے بہتر ہو گی۔میرے حلقے میں ہیلتھ کیسے بہتر ہو گی۔میرے حلقے میں ایگریکلچر کیسے بہتر ہو گا۔آگے آنے والا وقت نیشنل فوڈ سیکیورٹی آپ کی جو food insecurity کی طرف ہم جا رہے ہیں۔National Food Security کی طرف فوکس کرنا ہے منسٹری فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہے لیکن implement کرنے کا کوئی طریقہ صوبوں میں موجود نہیں ہے۔جو طریقہ ہے وہ National Economic Council کے ذریعے ہے۔میری یہاں پر یہ بھی درخواست ہو گی 140-A کیونکہ اگر آپ نے local governments کو empower نہیں کیا اور ان کو political right نہیں دیے ان کو اپنی پالیسی بنانے کے لیے نہیں دی تو آپ کو COVID challenge کرتے رہیں گے۔

سپیکر صاحب! under 140A بہت ضروری ہے کہ Provincial Finance Commission بنے۔جب تک Provincial Finance Commission نہیں بنے گا این ایف سی کا advantage میرے حلقے تک یا اس پسماندہ علاقوں تک اس کے اثرات

نہیں جائیں گے۔ایسے بہت سے اور آنے والے فوڈ سیکیورٹی کا میں کہہ رہی ہوں جو اس سے linked ہے۔آپ کی اکنامک صورتحال اس سے linked ہے کہ ہو گا۔میں آخر میں وہ جتنے ہمارے defenders ہیں ہمارے ڈاکٹرز ہیں ہمارے میڈیکل سٹاف ہے ان سب کو میں یہاں سے خراج تحسین پیش کروں گی۔اس کے اندر جو اموات ہوئی ہیں اور ہماری یقیناً جو NCOC کام کر رہی ہے ایک بہترین کام ہو رہا ہے میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی اور میں چاہوں گی کہ سارے صوبے ایک uniform policy کے ساتھ آگے بڑھیں۔کسی چیز کے پیچھے چھپ کر ایک دوسرے پر وار نہ کریں۔بہت شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔میاں ریاض حسین پیرزادہ۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ: شکریہ جناب سپیکر۔اللہ تعالیٰ کے ان پاک ناموں کے نیچے کھڑے ہو کر میں دعا گو ہوں جناب سپیکر کہ اس قوم پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور جس وبا اور جس مشکل میں یہ قوم آ چکی ہے اس سے ہمیں نجات ملے اور سپیکر صاحب کے لیے بھی دعا گو ہیں کہ ان کو اور ان کے خاندان کو اللہ شفا دے اور میاں نواز شریف کے لیے بھی دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے اور ملک میں واپس آئیں اور اس مشکل وقت میں وہ بھی ہمارے ساتھ ہوں اور lead کریں اس ملک کو وہ لج پال آدمی ہےاس لیے جناب سپیکر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ یہ وباء اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا انسان نے پھیلائی ہے۔جناب والا دنیا میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ پوری دنیا میں سارے ملکوں میں یکدم یہ وبا آ گئی ہے۔آج تک جتنی بھی وبائیں آئیں 1914 میں سپین میں آئی دو سال کے لیے جہاں بھی یہ وبائیں وہاں پر یہ عارضی وبائیں تھی اور اگر قدرت کی طرف سے بھی تھیں تو امامین کا

فرمان ہے کہ 70 دن سے زیادہ خدائی آفتیں نہیں رہتیں۔طوفان نوح بھی 70 دنوں سے زیادہ نہیں رہا تھا۔جناب والا! امیر اسلام نے فرمایا کہ اس وقت نہج البلامیں خطبہ ہے کہ اس وقت انہوں نے خطبہ دیا تھا کہ بلا وجہ اپنے گھروں سے مت نکلو۔جب نماز پڑھو تو خدائی آفتوں سے اور حادثاتی اموات سے نجات مانگو۔جناب والا آج مسجدیں بند ہیں اور جب سے مسجدوں میں جانے سے پہلے آپ کو وضو کرنا پڑتا ہے۔صفائی کے ساتھ آپ جاتے ہیں تو کیوں مسجدیں بند کی جائیں جبکہ آپ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ sanitize کرو اور ہاتھ دو اور وہ بھی alcohol سے ہم صاف کر رہے ہیں۔مسجدوں میں اور اللہ کی بارگاہوں میں جانا ضروری ہے۔بجائے اس کے کہ مسجدوں کو آپ نے ریسٹ ہاؤسز بنا دیا ہے۔وہاں پر صرف پانچ وقت کی نماز ہو اور ان کو بند کر دیا جائے اور اس کے بعد سپرے ہو سب کچھ ہو اور لوگوں کو جانے دو تاکہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہم اپنی عبادت کر سکیں رحم اور پناہ مانگیں۔

انسان جب بات کرتا ہے تو کم از کم بات اگر اچھی نہیں کرتا تو الفاظ تو اچھے کہے۔یہ حکومت تو سونامی والی حکومت ہے آتے ہی انہوں نے کہا تھا کہ سونامی آئے گی۔ایک یہ وبا آ گئی دوسری مکڑی آ گئی دونوں کا کوئی حل نہیں۔مکڑی کا تو حل انسان کر سکتا ہے لیکن انہوں نے کیا کیا کہ ساؤتھ پنجاب اور بلوچستان سے ابھی ہمارے بھوتانی صاحب بھی کہہ رہے تھے اور سندھ میں بھی ہے۔خوراک کی بھی قلت ہو جائے گی جو حالات ہو رہے ہیں آپ نے اس کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں دی کجا یہ کہ mishandling اداروں کی۔

جناب والا افواج پاکستان مارشل لاء لگانا ہویا انتظام میں آنا ہووہ اچھی نہیں لگتی ماسوائے ان حالات میں کہ اگر طوفان آجائے،کوئی آندھی آجائے یا زلزلہ آجائے تو لوگوں کو کندھوں

میں اٹھا کر جب یہ بچا رہے ہوتے ہیں اُس وقت قوم ان کو دعائیں دیتی ہے لیکن اگر حکومت اپنی نااہلی میں فوج کو لگائے گی جس طرح کشمیر میں فوج کرفیو لگا کر ٹھہری ہوئی ہےاورلوگوں کو بے عزت کرتی ہے تو ان دنوں میں ہمارے دیہاتوں میں بھی یہی ہوا کہ آرمی والوں نے جب لوگوں کی بیٹھک نکلوانی شروع کردی اورزمینوں پر مرغے بنا کر انہوں نے کہا کہ چلو،تو یہ کیا حکومت کا اچھا عمل تھا کہ آپ نے افواج پاکستان کو وہ کام جو حکومت نے کرنا ہے،جو سول گورنمنٹ نے کرنا ہے اورپارلیمنٹ اگر اپنی ڈیوٹی نہیں نبھائے گی،آپ نے نیشنل سکیورٹی کونسل کا اجلاس بلایا،آپ نے پارلیمنٹ کا اجلاس نہیں بلایا،پارلیمنٹ میں آپ موت سے کیوں ڈ رتے ہیں،امیر آدمی کو موت سے کیا ڈر ہے۔

(اذان جمعہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب میاں ریاض حسین پیرزادہ صاحب۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ: جناب سپیکر! پارلیمنٹ کا اپنا ایک کردار ہے،آپ نے قوم کو lead کرنا ہے مشکل وقت ہو چاہے اچھا وقت ہو۔قوم کے ہروقت میں آپ نے آگے کھڑا ہونا ہے۔جہاں آپ باتیں کرتے ہیں پارلیمنٹ کے virtual اجلاس کی،جناب والا صرف پارلیمنٹ کے ایم این ایز کو بچانا مقصود ہے یا کل کو جب آپ لوگوں کو ووٹوں کیلئے کہیں تو وہ کہیں کورونا وائرس ہے ہم تو آپ کیلئے پولنگ پر نہیں آئیں گے۔تو پھر جب آپ پبلک سے ووٹ مانگتے ہیں اوران کیلئے اس وقت تو ہم وعدہ کرتے ہیں اورجب وقت آتا ہے بیٹھنے کا اورپالیسی بنانے کا تو پارلیمنٹ کے اندر جو ہورہا ہےتو ایک وزیر ہروقت کھڑا ہوتا ہے اوروہ اس حکومت کی کرسی کوئی کھینچ رہا ہووہ صفائیاں دینا شروع ہوجاتے ہیں۔

تجاویز لیں،آپ بجٹ سیشن بلائیں اوریہاں پورے سیکرٹریز اورگورنمنٹ کو ان lobbies میں ہونا چاہئے۔یہ کوئی طریقہ نہیں ہے،لڑنا ہے تو لڑنے کا یہی طریقے ہے کہ آپ ماسک پہن کر گھروں میں گھس جائیں اورغریب مرتے رہیں۔آپ نے غریبوں کو دیاگیا ہے،احساس پروگرام میں کسی کے گھر کچھ نہیں پہنچا۔میرے گاؤں کے لڑکے لاہور میں تھے،وہ ابھی واپس آئے ہیں تو میں نے پوچھا آپ ان دنوں میں کیا کرتے تھے جب مشکل وقت تھا،ہم پولیس کو فون کردیتے تھے کہ بخار ہے وہ لے جاتے تھے اور ہم تین دن مفت کا ٹکر کھاکر آجاتے تھے۔ان کو تو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ یہ figure سارے غلط ہیں۔کراچی میں بھی یہی ہوتا رہا ہے، غریب لوگ کہاں جائیں؟جناب سپیکر اس گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے،ایم این ایز کی ذمہ داری ہے۔اتنی بزدلی سے قوم کو lead نہ کریں۔اگر آفت آنی ہے اورہم نے مرنا ہی ہے تو کم از کم آپ تو اپنی ڈیوٹی نبھائیں اورخدائی آفات کا مقابلہ یا اگر وائرس اللہ تعالیٰ کا کوئی عذاب پانی،ہوا یا طوفان سے آتا ہے،سونامی سے آتا ہے توآپ وہ کیسے روک سکتے ہیں؟

اگر یہ وباء ہوا کےذریعے ہے تو آ پ ہوا کو کیسے روکیں گے؟آپ نہیں روک سکتے۔اگر یہ وباء رب تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اس کو 70دن میں ختم ہوجانا چاہئے تھا اوریہ وبائیں خاص علاقوں میں محدود رہتیں۔سپین میں1914ء میں آئی تھی دو سال کیلئے رہی تھی،سب سے زیادہ وباء وہاں پر ہوئی تھی لیکن یہ نہیں تھا کہ پوری دنیا میں وہ بخار پھیل گیا تھا۔تو یہ جس نے بھی کی ہے،یہ خود ساختہ کسی ملک نے پھیلایا ہے تو اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے اورہماری پارلیمنٹ کواپنی منصوبہ بندی کرنی چاہئے،خدارا جس طرح آپ یہاںdistance کرکے بیٹھے ہوئے ہیں اسی طرح ان ملکوں سے بھی distance کریں جو افغانستان،کشمیر اورپاکستان میں

پٹھانوں اوربلوچوں کا قتل عام کرا رہے ہیں،شیعہ سنی بنارہے ہیں،جنہوں نے یہ وبائیں تو کیا ہرطرح سے وبائیں بنائیں۔وہ کہتے ہیں کہ اس نے کیا احسان کیا جس نے کلاشنکوف بنائی،ایٹم بم بنائے،احسان تو اُس نے کیا ہے جس نے پینسلین بنائی۔

جناب والا! پینسلین بنانے کیلئےParliaments ہیں۔اس وقت آپ کا کون سا ادارہ ہے جو ریسرچ کیلئے ہے۔آپ نے NDMA کو وزیر Agriculture نے کہا کہ 50کروڑ روپے دے دیئے گئے ہیں اورہم مکڑی کا انتظام کررہےہیں اوریہ ایک قومی disasterہے۔تو وہ قومی disaster بھی گیا اور یہ disaster بس لڑنا ہے ڈرنا نہیں ہے۔وہ بچوں کو بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ لڑنا ہے ڈرنا نہیں ہے اورڈرتے کیسے ہیں،لڑنے کا تو آپ کا ویسے ہے کہ جیسے ایک bullلڑنے کیلئے تیاری کرتا ہے اوربوٹے اٹھا کر سر پر رکھے ہوتے ہیں اورپھر اس کا حال پتلا ہوجاتا ہے،تو کسی نے کہا کہ لڑنا کیوں چاہتے ہو تو کہتا ہے کہ یار دل کرتا ہے۔تو پھر کہتا ہے وہ پچکاری کیوں مارتے ہوتو کہتا کہ ڈر جاتا ہوں۔

تو یہ حکومت کا وہی حال ہے،جناب یہ حکومت پارلیمنٹ کوبلائے،پارلیمنٹ کو بٹھائے،کمیٹیاں بنائے،اس کو مانیٹر کرو،اگر خدائی آفت ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں مسجدوں سے حل ہوگی،بزرگوں سے حل ہوگی وہ آپ کی امام بارگاہوں سے،مدینے سے اورکربلا اور نجف سے ہوگی،یہ غلط بات ہے،قوم کواتنا نہ ڈرائیں،آپ اپنی منصوبہ بندی کریں اورافواج پاکستان کو بھی اتنا استعمال نہ کریں،جو دیہاتوں میں دیکھا گیا ہے اس سے کوئی اچھا اثر نہیں گیا،افواج نہ مارشل لاء لگاتے ہوئے اچھی لگتی ہیں اورنہ عوام کومارتے ہوئے،وہ کشمیر میں مارے تو وہ الگ مسئلہ ہے یہاں پر نہ مارے،مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح،بہت شکریہ،جناب اسد عمر صاحب۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ثناء اللہ مستی خیل صاحب۔

POINTS OF ORDER

جناب محمد ثنا ء اللہ خان مستی خیل:بسۡمِاللّٰہِالرَّحۡمٰنِالرَّحِیۡمِ۔سر میں کل کہیں باہر سے آرہا تھا تو جب میں پارلیمنٹ لاجز کےmain گیٹ پر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ کی وہ ویڈیو دیکھ لی ہے اورمیں نے اس کامتعلقہ افراد کو بھی بتا دیا ہے۔

جناب محمد ثنا ء اللہ خان مستی خیل: سر! میری گزارش یہ ہے کہ پرائم منسٹر پاکستان نے یہ جو فنڈز دیئے ہیں،سبسڈی دی ہے،needy لوگوں کیلئے اورغریبوں کیلئے تو وہ اس کے مستحق ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں وہ میں نے دیکھ لی ہے اس پر ایکشن لے لیا ہے۔

جناب محمد ثنا ء اللہ خان مستی خیل: سر! آپ یہ بات کمیٹی کو forward کریں،وہاں اس پر probe ہو،اس پر انکوائری ہوکہ یہ کہاں اسمگل ہوکر جارہی تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی ٹائم انکوائری کا کہہ دیاتھا۔

جناب محمد ثنا ء اللہ خان مستی خیل: یہ جو غریبوں کا ما ل ہے جو پرائم منسٹر پاکستان نے غریبوں کیلئے دیا ہے کون اس کو استعمال کررہا تھا،سر! میری گزارش یہ ہے کہ پارلیمنٹ کی ناک

کے نیچے اگر یہ ہورہا ہے تو سر! بتایئے کس طرح پرائیویٹ گاڑی وہاں آگئی اوروہ سمگل کرنے کیلئے لے کر جارہی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو میں نے دیکھ لیا ہے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل:سر اس کے بارے میں پوچھ لیں منسٹر صاحب کیا کہتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جنا ب عمر ایوب صاحب۔

وزیر برائے توانائی و پیٹرولیم ڈویژن (جناب عمر ایوب خان):جناب سپیکر بہت شکریہ،سر ہم لوگ ثناء اللہ خان مستی خیل صاحب کی اس آرزو کو endorseکرتے ہیں اوریہ جو demand ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو دیکھا گیا ہے اوراس کو میں نے اسی ٹائم آگے بھیج دیا ہے۔

جناب عمر ایوب خان: بالکل سر! اس کی investigation ہو،اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پارلیمنٹ پر ایک دھبہ لگانے کی کوشش ہے کیونکہ یہاں پر بغیر کسی کے،کیونکہ سپیکر صاحب! آپ کے purview میں پارلیمنٹ آتی ہے،کوئی بندہ بھی وہاں پر Parliamentarian کے reference کے بغیر نہیں آسکتا تو اس کی فی الفور investigationکرکے منطقی انجام تک پہنچنا چاہئے کیونکہ عمران خان صاحب اورہماری حکومت کی یہی پالیسی ہے کہ یہ سبسڈی غریب لوگوں تک پہنچے،بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل میں نے اس کودیکھ لیا ہے اورکہہ دیا ہے۔جناب اسد عمر صاحب۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں،اجلاس جمعے کی نماز کے بعد بھی ہوگا۔ ابھی یہ کررہے ہیں،ان کو میں نے کہا ہے عرض کرلی تھی انہوں نے جانا ہے ان کا کام ہے اس وجہ سے ان کو بھی تقریر کی اجازت دی ہے۔

FURTHER DISCUSSION ON A MOTION REG: SITUATION ARISING OUT OF CURRENT PANDEMIC COVID 19

وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات (جناب اسد عمر): سر! میں wind up نہیں کررہا،میں wind upکی گستاخی نہیں کررہا،میں صرف اپنا نقطہ نظر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔سپیکر صاحب! جو تین دن سیشن ہوا اس میں یہاں پر تقاریر کی گئیں اس میں بد قسمتی سے کچھ تقاریر میں سیاسی جگت بازی کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔لیکن اچھی بات یہ تھی کہ کچھ تقاریر بڑی سنجیدہ بھی کی گئیں،بہت اچھی باتیں کی گئیں،نشاندہی کی گئی اوراہم سوالات اٹھائے گئے۔ میں تمام تقاریر تو نہیں سن سکا جتنی میں نے تقاریر سنی اس کے اندر خصوصی طور پر حیدر ہوتی کا میں شکریہ ادا کرنا چاہتا میں بڑی اچھی چیزوں کی نشاندہی بھی کی اور بڑے اچھے سوالات بھی اٹھائے اچھا شروع ادھر سے کرتے ہیں سپیکر صاحب کیونکہ اس کے اوپر بڑی بحث ہوتی رہی ہے اور آپ نے دیکھا ہے کہ ایک ہی پارٹی کے اندر بہت ہی متضاد رائے بھی پائی جاتی ہے۔

ہم نے ایک مسلم لیگ (ن) کے ممبر سے یہ بھی سنا کہ صحیح طریقہ کار یہ تھا کہ سب کو بند کر دیتے چھ ہفتے کے لیے بند کر دیتے تو کورونا ہی ختم ہو جاتا، دوسری یہ بھی ایک رائے ہمارے سامنے آئی کہ جو وبا آئی ہے وہ وبا تو پھیلنا ہے اس نے تو یہ ڈر کہ زندگی گزارنے سے فائدہ کوئی نہیں ہے تو یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے اوپر با لکل مختلف رائے پائی جاتی ہیں یہ کہنا کہ چھ ہفتے کے لیے سب بند کر دیتے تو وبا ہی ختم ہو جاتی تو کوئی تو وجہ ہے کہ آج ایک سو بیاسی ممالک کے اندر یہ وبا پھیلی گئی ہے اگر یہ معاملہ اتنا ہی آسان ہو تا اور یہ اتنی واضح چیز تھی اور یہ صرف تحریک انصاف کی حکومت کی غلط پالیسی تھی کہ جس کی وجہ سے یہاں پر پھیلا تو امریکہ میں سپین میں اٹلی میں جرمنی میں UKمیں فرانس میں، بھارت میں،ایران میں کہیں تو یہ تجربہ ہو جاتا۔ یہ نہیں ممکن ہے، اس وبا نے پھیلنا ہے highly infectious disease ہے جہاں پر ہم نے دیکھا ہے جہاں قابو بھی پایا گیا ہے زیادہ سختی کرنے کے بعد جیسے ہی سختی میں تھوڑی سی نرمی کی گئی ہے تو وبا نے دوبارہ پھیلنا شروع کر دیا ہے ہم نے ساوتھ کوریا کے اندر یہ دیکھا، ہم نے سنگا پور کے اندر یہ دیکھا آپ نے بھی سنا ہو گا ووہان میں دوبارہ کیسز آنے شروع ہو گئے ہیں چین کا وہ شہر جہاں سے یہ شروع ہوا تھا تو اس وبا کے ساتھ ہم نے چلنا ہے اب سوال یہ ہے کہ کیا کرنا ہے۔

اس میں صرف آپ کو یہ مثال دے دوں کہ جو مختلف پالیسیاں کہ بہت زیادہ لاک ڈاون،ہمارے یہاں پر لیڈر موجود ہیں جو بہت strongly اس پر یقین رکھتے ہیں اور ان کا باقی بھی ان کا دل سے یقین ہے کہ صحیح پالیسی جیسے انہوں نے کہا کہ lockdown, lockdown, lockdown, UK and Sweden کا موازنہ کر لیتے ہیں،دونوں یورپین

ممالک ہیں دونوں امیر ممالک،دونوں میں پڑھے لکھے لوگ، دونو ں کے ہیلتھ سسٹم اچھے۔برطانیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ بڑا سخت lockdownکیا جائے گا شروع میں نہیں تھا شروع میں بورس جانسن اس کے حق میں نہیں تھے پھر وہ بھی مان گئے اور بڑا سخت lockdownکیا گیا اور کئی ہفتے وہ lockdownچلا اب اس میں ذرا نرمی کی جا رہی ہے۔ دوسری طرف سویڈن تھا سویڈن نے کہا کہ یہ ہم معیشت کا پہیہ بند کر دیں لوگوں سے روزگار چھین لیں سب کو گھروں پر بند کر دیں یہ حکمت عملی ٹھیک نہیں ہے۔ targetedہونا چاہیے جہاں high risk activitiesہیں اس کو صرف بند کریں جو high risk populationصرف آپ اس کو بچانے کی محفوظ کرنے کی کوشش کریں لیکن مجموعی طور پر بندش لگانے کی ضرورت نہیں ہے نتیجہ آج صبح کا میں نے یہ نمبرز خود بیٹھ کر calculateکئے ہیں جب سے یہ وبا پھیلی ہے سویڈن میں جہاں پر یہ heavy lockdownنہیں ہوا وہاں پر فی دس لاکھ آبادی کے تناسب سے تقریباً ساڑھے تین سو اموات ہوئی ہیں۔برطانیہ جہاں heavy lockdownکیا گیا، دنیا کا بہترین healthcare systemوہاں پر موجود ہے وہاں پر فی دس لاکھ آبادی پانچ سو سے زیادہ اموات ہوئی ہیں تو یہ بھی بالکل واضح ہے

جیسے ریاض پیرزادہ صاحب کہہ رہے تھے کہ ہوا سے پھیلتی ہے highly infectiousہے انفلونزا سے کہیں زیادہ سے یہ infectious diseaseہے بڑی آسانی سے transmitہوتی ہے vectorجو ہے یعنی کہ جس نے یہ disease carryکرنی ہے وہ انسان ہے تو یہ ڈینگی تو ہے نہیں کہ مچھر مار دیں گے تو ختم ہو جائے، انسان کو تو ہم نہیں ماریں گے۔ اس کی وبا جو ہے یہ وجہ بنی ہے کہ یہ پھیل رہی ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ

اچھا اگر یہ نہیں ختم ہو سکتی جب تک یہ کوئی ویکسین نہ کوئی دریافت کی جائے اس وقت تک ہم نے اس کے ساتھ زندگی گزارنی ہے تو پھر کیا کیا جا سکتا اور تمام دنیا آہستہ آہستہ وہیں پہنچ رہی ہے جہاں پر یہ سفر شروع ہونے کے وقت وزیراعظم پاکستان عمران خان کی policy decisionتھا انہوں نے جب شروع میں یہ بات کی تو بہت سخت تنقید کی گئی ان پر انہوں نے کہا کہ مجھے خوف صرف وبا کے پھیلنے اور اس سے اموات کا نہیں ہے مجھے اس بات کا بھی خوف ہے کہ جو بندشیں لگائی جائیں گی اس سے جو بھوک میں اضافہ ہو گا جو افلاس بڑھے گا جو بیروزگاری بڑھے گی جو معاشی بدحالی آئے گی خاص طور پر جو پاکستان کے غریب کی اور پاکستان کے سفید پوش متوسط طبقے کی اور یہ پاکستان کی آبادی کا کوئی چھوٹا حصہ نہیں ہے یہ شاید جو بہت امیر ممالک ہیں ان کا یہ چھوٹا حصہ ہو لیکن پاکستان کی آبادی کا یہ دو تہائی سے زیادہ حصہ ہے۔ جیسے کہ PIDEانہوں نے جب researchکی تو اندازہ یہ لگایا کہ ایک کروڑ80لاکھ خاندان جو ہیں ان کی آمدنی جو ہے وہ یا مکمل طور پر ختم ہوگئی یا اس میں کافی حد تک کمی آئی ہے۔اس بیروزگاری کی وجہ سے جو بندشوں کی وجہ سے آئی ہے تو جو ہم آپ کو پہلے دن سے کہہ رہے ہیں کہ توازن کی ضرورت ہے۔آپ نے اپنے لوگوں کو معاشی بدحالی سے بھی بچاناہے ان کا روزگار چھیننے سے بھی بچاناہے۔ان کے تمام مسائل جو معاشی بدحالی سے آتے ہیں۔ان سے بھی ان کو بچاکر رکھناہے اور ساتھ ساتھ کوشش یہ کرنی ہے کہ وباایسے نہ پھیلے کہ آپ کی صحت کا نظام مفلوج ہوجائے۔یہی آپ کو نظر آرہاہے دنیا کے اندر۔لوگ کہتے ہیں کہ وہ peakسے نیچے آگئے تھے تو اس لیے وہاں پر آسانیاں پیدا کی جارہی ہیں۔پہلے تو امریکہ میں یہ نہیں ہوا،رشیا کےاندر یہ نہیں ہوا،بھارت کے اندر یہ نہیں ہوا۔یہ تمام وہ ملک ہیں جہاں peak crossنہیں ہوئی تھی۔جہاں پر کئی کیسز کے اندر اضافہ ہورہاتھا او ر انہوں نے آسانیاں پیدا

کرناشروع کردی۔کیوں شروع کی؟کیونکہ ان کو وہ نظر آنا شروع ہوگیا جو عمران خان دو مہینے پہلے دیکھ رہے تھے جو ان کو نظر آرہاتھا کہ یہ میرے ملک کے کمزور طبقے کے ساتھ ہوناہے تو اس کے باوجود،مثال صرف میں امریکہ کی لے لوں کہ ایک دن کے اندر کم ازکم اڑھائی ہزار سے تین ہزار لوگوں کی موت ہورہی تھی۔

چالیس ریاستوں نے امریکہ کے اندر یہ فیصلہ کیا کہ انہوں نے لاک ڈاؤن کے اندر نرمی کرنی ہےا ور لوگوں کو واپس روزگار پر جانے کا موقعہ دیناہے۔اب ہم نے یہی جو ہماری سوچ تھی۔پاکستان کی ہم نے اعدادوشمار سامنےر کھے۔کس طریقے سے پاکستان میں یہ وبا پھیل رہی ہے۔اس کو سامنے رکھا اور اپنی صورتحال کو دیکھ کر یہ میں پہلے بھی بول چکاہوں۔اس بات پر ہمیں کوئی شرمندگی نہیں ہے۔ہم مغرب کی اندھی تقلید نے کرتے ہیں۔صرف اس لیے کہ کوئی چیز یورپ میں ہورہی ہے،برطانیہ میں ہورہی ہے،امریکہ میں ہورہی ہے،ہم آنکھ بند کرکے نہیں کریں گے اور میں آپ کو بتاؤں گاکہ کن لوگوں کی مدد سے ہم فیصلے کررہے ہیں اور آپ کو بحیثیت قوم فخر ہوگا کہ پاکستان کے اندر world class epidemiologist بھی موجود ہیں یعنی وبائی بیماریوں کے امراض کے جو expertsہیں وہ بھی موجود ہیں اور world class data scientist artificial intelligence کے expertsبھی موجود ہیں۔ان کی مدد سے ہم یہ کام کررہے ہیں۔آگے ہم کو بڑھناہے۔

اس کے باوجود یہ غور سے سن لیں اگر کسی کے ذہن میں یہ clarity نہیں ہے۔اگر آپ کو یاد ہو کہ وزیراعظم نے اپریل کی آخر میں خطاب کیاتھا۔انہوں نے کہا تھا کہ اگر احتیاط نہ کی گئی تو خدانخواستہ مئی کی پندرہ،بیس تاریخ یہ مرض ادھر تک پہنچ سکتاہے جہاں یہ ہمارے

قابو سے باہر نہ ہوجائے۔اچھی بات ہے،اللہ تعالیٰ نے کرم کیا،پاکستانیوں نے اپنی ذمہ داری کا احساس قبول کیا اور آج وبا بڑھ گئی ہے، کیسز بڑھ گئے ہیں،اموات بڑھ گئی ہے۔لیکن ہمارے قابو سے باہر نہیں ہوئے۔آج بھی پاکستان کے اندر،پچھلے میں گیارہ دن کو آپ کو جناب سپیکر! اگر میں آپ کو اعداوشمار بتادوں،پچھلے گیارہ دنوں میں اوسطاً پاکستان میں کورونا کے مرض سے 32 لوگ ہلاک ہوگئے ہیں۔افسوسناک بات ہے۔لیکن پھر وہ ہی موازنہ یورپ میں جہاں ہزاروں لوگ ایک ایک دن کے اندر موت ہورہی تھی۔ہم اس سے بہت پیچھے ہیں اور کوشش یہی کرنی ہے کہ پیچھے ہی رکھناہے تو اسی طریقے سے میں آپ کو بتارہاہوں کہ جب مئی کی آخر میں ہم پہنچیں گے،جب جون میں پہنچیں گے تو کیسز جو آج ہیں اس سےز یادہ ہوں گے۔ہسپتال میں جتنے لوگ آج ہیں،اس سے زیادہ ہوں گے۔

بدقسمتی سے ہوسکتاہے کہ اموات بھی آج سے زیادہ ہورہی ہوں۔لیکن آج بھی میں وہ ہی بات دہراؤں گاکہ کوئی ہمارے پاس شواہد اس وقت موجود نہیں ہے کہ خدانخواستہ یہ وبا اتنی تیزی سے آگے پھیلے گی کہ اس کی وجہ سے ہمارا یا تو صحت کا نظام مفلوج ہوکر رہ جائے یا تو ہماری ایسی صورتحال پیدا ہو کہ یہاں پر اموات اس سطح پر پہنچ جائیں جو قوم جو ہے اس کو برداشت نہ کرے۔یہ سامنے رکھتے ہوئے کہ وبا نے پھیلنا ہے،آگے کیسے جاناہے،لوگوں کو روزگار بھی دیناہے اور لوگوں کی معاشی بدحالی جو ہے اس کو بھی حل کرناہےا ور ساتھ ساتھ اس وبا کو پھیلنے کو روکنے کی کوشش بھی کرنی ہے تو کیا کرنی کی ضرورت ہے؟پہلی چیز جیسے میں نے آپ کو کہا کہ جس پر ہم کام کررہے ہیں کہ اس وبا کی projection, disease projections کیا ہیں اور جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ epidemiologists

کے experts کے world class, data scientists, artificial intelligence ساتھ کل بھی ہمارا ان کے ساتھ بڑا تفصیلی جائزہ ہوا۔اس کو سامنے رکھتے ہوئے پھر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے صحت کے نظام کے اندر اور بہتری کرنے کی کیا صلاحیت بڑھانے کی ضرورت ہے۔

اسی کو سامنے رکھتے ہوئے ابھی تک کام ہوا ہے۔میں ابھی آپ کو ایک چیز کی مثال دے دوں کہ ہمارے ہاں صرف دو لیبارٹریز تھیں پاکستان میں مارچ کے وسط تک،اس کے بعد چار ہوگئی تھیں،جو کورونا کا ٹیسٹ کرسکتی تھیں۔آج الحمدللہ 70 لیبارٹریز ہیں پاکستان میں جو یہ ٹیسٹ کرنے کےلئے،ان کے پاس equipment بھی موجود ہیں اور ان کے پاس لوگ بھی موجود ہیں۔15 مارچ کو 473 ٹیسٹ کیے گئے تھے پاکستان میں،آج ساڑھے تیرہ ہزار ٹیسٹ کیے گئے ہیں بلکہ اس سے زیادہ۔میں مطمئن نہیں ہوں،ہمیں اس سے بھی زیادہ بڑھانے ہیں۔اسی طریقے سے NDMA کو ہدایات دی گئی تھیں کہ آپ نے ventilators خریدنے ہیں۔ہم آگے تیاری کرنا چاہ رہے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ ventilators زیادہ بڑھ جائیں۔تو ہم نے ایک ہزار سے زیادہ ventilators اس میں سے کوئی دو سو کے قریب آچکے ہیں،باقی پائپ لائن کے اندر ہیں۔ہزار سے زیادہ ventilators کا اضافہ کیا جارہا ہے۔ لیکن جو سب سے نادر چیز،جو ہماری صحت کے نظام کے اندر ہے۔وہ،وہ ورکرز ہیں،وہ صحت کے ورکرز جنہوں نے اس بیماری کا مقابلہ کرنا ہے۔جنہوں نے ہسپتالوں میں کورونا کے مریضوں کی دیکھ بھال کرنی ہے۔

تو دو پروگرام launch کیے ہیں حکومت نے،ایک میں،ایک لاکھ صحت کے ورکرز، ڈاکٹرز،پیرامیڈیکس،نرسز کو ٹریننگ دی جائے گی کہ PPEs جو ان کو provide کی جارہی ہے

جو equipment ان کو دیا جارہا ہے۔اس کا صحیح استعمال کیا ہے،کیونکہ ہمیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ کچھ ہماری ڈاکٹرز یا پیرامیڈیکس کو یہ مرض لگا ہے کیونکہ وہ صحیح طریقے سے استعمال نہیں کررہے۔تو ایک لاکھ ورکز کی ٹریننگ کی جارہی ہے۔

اسی طرح سب سے زیادہ جو سریس مریض ہیں وہ ICU جاتے ہیں intensive care unit جاتے ہیں۔ پانچ ہزار ICU کے ورکرز کی، ڈاکٹرز کی، پیرامیڈیکس کی specialized training کی جارہی ہے اس میں تقریباً ایک ہزار سے زیادہ اس کورس سے گزر چکے ہیں۔تو equipment بھی بڑھا رہے ہیں اور ڈاکٹرز کی capacity بھی بڑھا رہے ہیں، testing capacity بھی بڑھا رہے ہیں۔disease کی projection سامنے رکھ کر آگے چل رہے ہیں۔لیکن جیسے میں نے کچھ دن پہلے بھی کہا تھا اس سب سے زیادہ اہم کردار،آپ کے میرے اور ڈاکٹرز کے کردار سے بھی زیادہ اہم جو ہے وہ کردار ہے ایک عام پاکستانی شہری کا۔ جب تک ہم حفاظتی تدابیر پر عمل کرتے رہیں گے۔اللہ تعالیٰ نے جس طریقے سے ہم پر کرم کیا ہے دوسرے ممالک کی طرح،یہاں پر تباہی نہیں پھیلی،انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی نہیں آئے گی۔

میں نے یہ بھی سنا ہے کچھ لوگوں کو اعتراض کرتے ہوئے،خاص طور پر کچھ انگریزی کے اخبار والے،وہ کہتے ہیں کہ ان کی امید،ان کی strategy یہ hope in a prayer ہمیں اس میں کوئی شرم نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں،کیونکہ اس کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ ہم کیا کررہے ہیں۔

لیکن ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرنی چاہیے۔اور سب سے میں درخواست کروں گا کہ آپ بھی کریں۔اگر ہم ان تدابیر پر عمل کریں گے تو سب سے اہم چیز یہ ہے۔

دوسری چیز health care system کا build up وہ میں نے آپ کو بتا دیا۔ تیسرا اس کا حصہ جس کو ہم testing, tracking, quarantine کا نظام کہتے ہیں، testing کی میں نے آپ سے بات کی۔پچھلے اتوار کو میں نے بڑی تفصیل سے دکھایا تھا کہ کیسے ہم ٹیکنالوجی کا استعمال کررہے ہیں۔hotspot کو identify کرنے کے لئے،یعنی وہ علاقہ جہاں پر زیادہ کیسز آگئے ہیں۔جہاں یہ وباء زیادہ پھیل گئی ہے۔تو بجائے ا سکے کہ بائیس کروڑ کو بند کردیا جائے،پورے ملک کو بند کردیا جائے۔سب کا روزگار چھین لیا جائے۔جہاں پر آپ کو وباء زیادہ پھیلتی نظر آئے اور اس میں ٹیکنالوجی کی مدد حاصل کرکے فوری طو رپر وہاں لوکل، مقامی ایکشن لیا جائے،تاکہ اس کو وہاں روک دیا جائے،مجھے خوشی ہے کہ یہ سسٹم جو ہم نے شروع کیا تھا،اس میں پانچ سو سے زیادہ مقامات کے اوپر ایکشن ہوچکا ہے۔اور اس سے ہمیں بہت زیادہ فائدہ بھی دیکھنے میں آرہا ہے۔

پھر یہ سب ساتھ ساتھ تو چل رہا ہے،معیشت کی سائڈ پر ہم کیا کررہے ہیں۔آپ کو پتہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ کے سب سے بڑے ریلیف پیکج کا اعلان کیا گیا۔کچھ لوگوں نے بدقسمتی سے احساس پروگرام کا جو پیکج ہے،غریب ترین پاکستانیوں کو،پاکستان کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔صرف چند ہفتوں کے اندر 144ارب روپے دیے جارہے ہیں۔مجھے بہت خوشی ہے آپ کو بتا تے ہوئے،اس ایوان کو بتاتے ہوئے کہ ہم تقریباً ایک سو ارب روپے تقسیم کرچکے ہیں۔80 لاکھ خاندانوں سے زیادہ یہ پیسہ جا چکا ہے۔حماد اظہر صاحب نے اعلان کیا تھا چھوٹا کاروبار جو

کرتے ہیں ان کو بجلی کے بل کے اندر مدد کی صورت میں پچاس ارب روپے کا یہ پروگرام ہے۔35 لاکھ چھوٹے کاروبار ا س سے مستفید ہونگے۔یہ دوسرا کام کیا جارہا ہے۔

تیسرا وزیر اعظم صاحب کا جو کورونا ریلیف فنڈ تھا اور اس کے اندر اب الحمد للہ اب ایک بڑی رقم آنی شروع ہوگئی ہے۔حکومت نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہر ایک روپیہ جو بھی اس کے اندر donate کرے گا۔حکومت چار روپے اس میں اضافہ کرکے،یعنی اگر آپ ایک روپیہ دیں گے توپانچ روپے و ہ ان لوگوں تک پہنچائے جائیں گے جن کا روزگار چھن گیا ہے یہ بندشیں لگانے کی وجہ سے،کرو نا کی وجہ سے۔یہ تیسرا بڑا پروگرام ہے۔چوتھا،زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔پچاس ارب روپے کا ریلیف پیکج پاکستان کے کسانوں کے لئے اعلان کیا ہے۔ وزیر خوراک اس کی تفصیلات بتا چکے ہیں۔وہ پچاس ارب روپے کا پیکج ہے۔پھر پچاس ارب روپے کا پیکج صحت کے نظام کو بہتر بنانے کےلئے،وہ مختص کیے گئے ہیں۔اس میں جو ورکرز ہیں،جو فرنٹ لائن پر کام کررہے ہیں،جو ہمارے ہیرو ہیں،ان کے لئے جو مراعات دینی ہے وہ بھی شامل ہیں۔

اس طریقے سے اور اتنی لمبی فہرست ہے کہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے کہ کتنے مختلف طریقوں سے پوری پاکستان کی آبادی کا کم سے کم 80 فیصد ایسا ہے جو حکومت کے کسی نہ کسی ریلیف کے ایکشن سے براہ راست یا بلاواسطہ اس کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔آخر میں دو چیزیں ہیں صرف۔میں بات clear کرنا چاہتا ہوں۔ ایک میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور ذرا سی لمبی فہرست ہے لیکن یہ ضروری ہے اور میری امید ہے کہ یہ جو میں شکریہ ادا کررہا ہوں یہ میں اپنی ذاتی بنیاد پر نہیں،میں صرف حکومت کی بنیاد پر نہیں،میں اس ایوان کے،پاکستان کے تمام جو

نمائندے ہیں،مجھے یقین ہے کہ ان کے دل کی بھی یہی آواز ہے کہ سب سے پہلے ہمارا ہر اول دستہ، ہمارے ڈاکٹرز، ہماری پیرامیڈیکس، ہمارا صحت کا عملہ جو اس مرض کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے پچھلے دو ماہ سے زیادہ ہوگئے ہیں،جفا کشی سے محنت سے،اپنے لئے خطرہ مول لیتے ہوئے، قوم کو بچانے کے لئے،او رجو بیماری لاحق ہونے والوں کو بچانے کے لئے کا م کررہے ہیں۔سب سے پہلے میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔دوسر ے وہ ہمارے سیکیورٹی کے اہلکار، ہمارے پولیس والے،ہمارے رینجرز،بڑی سخت ڈیوٹی دے رہے ہیں۔بڑی مشکل صورتحال ہے۔اور مشکل صورتحال اس لئے بھی ہے کہ انہوں نے ہم کو ہم سے ہی بچانا ہے۔وہ کوئی ہمارے خلاف نہیں کررہے۔وہ جو کچھ بھی کررہے ہیں وہ اس لئے کررہے ہیں وہ اس لئے کررہے ہیں تاکہ ہمارے شہری اور ہمارا ملک محفوظ رہ سکے۔

تیسرا انتظامیہ۔ District Administration پر بہت تنقید بھی ہوتی ہے۔ چیف سیکرٹری سے لیکر،انٹیریئر منسٹر سے لیکر،انٹیریئر سیکرٹری سے نیچے،ڈی سی اور ان کے نیچے جو عملہ ہے میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔کمال کی محنت کی ہے پچھلے دو ماہ کے اندر اور یہ ایک وجہ بنی ہے کہ ہمارے ہاں صورتحال ایسی نہیں ہوئی کہ ہمارے ہاتھ سے معاملہ باہر نکل جائے۔ پھروفاق کے بھی اور صوبوں کے بھی،جو صحت کے ڈیپارٹمنٹس ہیں،ان کے تمام لوگ وزیر سے لیکر،سیکرٹری سے لیکر نیچے تک جتنے بھی تمام لوگ شامل ہیں ان سب کا بھی میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

NDMA کے سامنے emergency basis پر ہماری capacity build کرنے کے لئے رکھا گیا،میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔شاہ محمود قریشی صاحب نے اس دن بڑی

تفصیل سے بتادیا تھا،انہوں نے جس طریقے سے ڈیلیوری کی ہے،بہت ہی زبردست کام کیا ہے۔ ہفتے میں سات دن کام کررہے ہیں۔NCOC کا سٹا ف،ظاہر ہے میں ان کے ساتھ براہ راست کام کرتا ہوں۔ سپیکر صاحب آپ کو پتہ ہے کہ اکتیس مارچ سے ان کی چھٹی نہیں ہوئی ہے۔وہ ہفتے میں سات دن کام کررہے ہیں۔صبح سے لیکر رات تک کام ہورہا ہے۔میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔فیلڈ آرمی آفیسرز اور جوان،اس وقت تمام corpse mobilized ہیں آ پ کی،اس effort کو سپورٹ کرنے کےلئے،ہزاروں اس وقت ہماری فوج کے اہلکار سپورٹ کررہے ہیں مختلف اس کے aspect ہیں جس کے اندر وہ سپورٹ کررہے ہیں۔ میں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہ رہا ہوں۔

وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کی دوسری منسٹریاں،ایگریکلچر ہے،انڈسٹریز ہیں،انرجی ہے،میں کسی کا نام miss نہ کردوں۔ایوی ایشن ہے اور جتنے ہمارے محکمے ہیں،ان لوگوں نے جو سپورٹ provide کی ہے۔لیکن سب سے زیادہ میں جو شکریہ ادا کرنا چاہوں گا او رجس کو میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں اس کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جس کو ہم بہت کم سمجھتے ہیں،جس کو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔جس کو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اپنی حفاظت نہیں کرنا چاہتے۔وہ ہیں پاکستان کے عوام۔ہم نے جو فیصلے کیے ہیں،کیا سو فیصد اس پر عملدر آمد ہوا ہے؟نہیں ہوسکا۔لیکن پاکستان کے عوام نے ایک دفعہ پھر دکھایا ہے کہ جب ملک کا مفاد،صرف ذات کا نہیں،جب ملک کا مفاد ہو،تو وہ اپنے اوپر کتنی مشکل لینے کےلئے تیار ہیں، تو میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں پاکستان کے ہر شہری کو۔

آخر میں میں صرف یہ بات کروں گا۔ سپیکر صاحب انشا ءاللہ تعالیٰ یہ وقت بھی گزر جائے گا۔اللہ تعالیٰ امتحان لینا ہے اپنے لوگوں کے یہ وقت بھی گزر جائے گا۔لیکن کامیاب ہوکر جب ہم نکلیں گے اس سے جب ہم مل کر اس کے اندر کام کریں گے۔ایک قوم بن کر کام کریں گے۔اور اس میں، میں صرف خوشخبری اور آخری شکریہ میں ان کا بھی ادا کروں گا۔ خوشخبری آپ کے لئے یہ ہے کہ یہ سات بجے سے لیکر گیارہ بجے تک کی جو خبریں ہوتی ہیں، اس کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے گھمسان کی جنگ چل رہی ہے۔کچھ معذرت کے ساتھ پچھلے تین دن جو تقریریں ہوئیں۔اس میں بھی ایسا ہی ہے لیکن حقیقت میں جہاں فیصلہ سازی ہورہی ہے۔جہاں زمین پر کام ہورہا ہے۔ وہاں پاکستان کی صوبائی حکومتیں پاکستان کی وفاقی حکومت،وہ ایک بن کر کا م کر رہی ہیں۔پاکستان کے صوبوں کے اندر،آزاد کشمیر کے اندر،وفاق کے اندر،چار مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈرز ان کو لیڈ کررہے ہیں سندھ کے اندر،پیپلز پارٹی کے وزیر اعلیٰ ہیں۔بلوچستان عوامی پارٹی کے چیف منسٹر بلوچستان کے اندر ہیں۔اے جے کے کے اندر کشمیر میں اور گلگت بلتستان میں مسلم لیگ (ن) کے ہیں۔خیبر پختونخوا،پنجاب اور وفاق میں تحریک انصاف کی حکومت ہے۔ایک بن کر کام کررہے ہیں۔میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔بہت close coordination سے کام ہورہا ہےاور ا نشاءاللہ تعالیٰ،انشاءاللہ تعالیٰ جیسے اللہ تعالیٰ نے پہلے کرم کیا ہے اس ملک کو نسبتاً محفوظ رکھا ہے۔وہ جو خدشہ تھا ہمیں کہ شاید کھانے پینے کی چیزیں کم پڑ جائیں،وہ نظام بھی بہت اچھے طریقے سے چلا ہے۔یوٹیلٹی سٹورز نے بہت زبردست کام کیا ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ قوم کی دعائیں ساتھ رہیں گی سب مل کر کام کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔شکریہ۔پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔فرمان "میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل 54 کی شق (1) کے تحت اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے، قومی اسمبلی کی کارروائی کے اختتام پر پیر 11 مئی 2020ء کو طلب کردہ قومی اسمبلی کا اجلاس بذریعہ ہذا،غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔

دستخط

ڈاکٹر عارت علوی

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کردیا گیا)